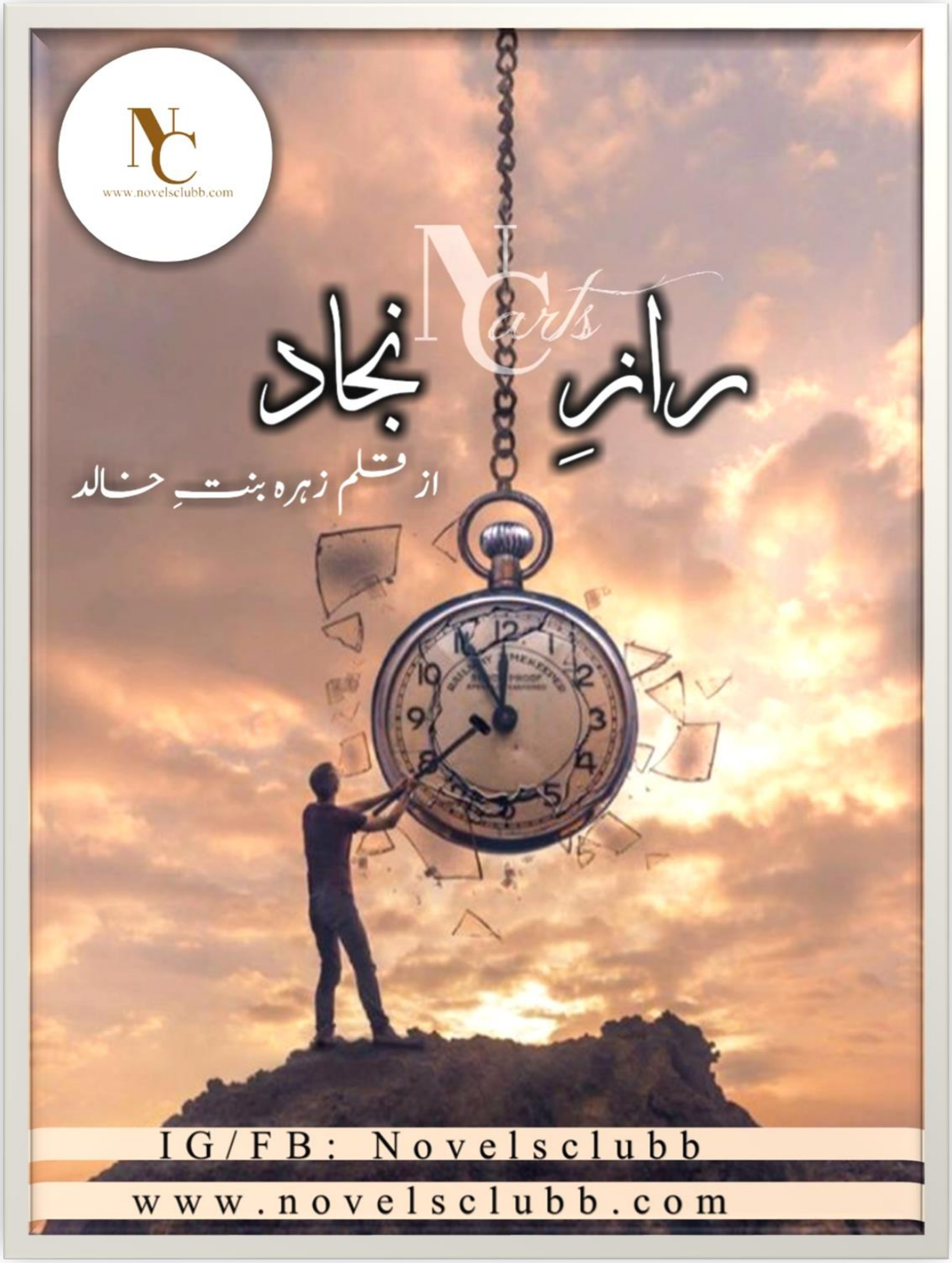
www.novelsclubb.com
رازِ نجاد
از قلم زہرہ بنتِ خالد
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رازِ نجاد

از قلم

زہرہ بنتِ خالد

www.novelsclubb.com

"How we met first!”

سورج کی کرنوں نے شہر لاہور پر قبضہ جمایا تھا اور وہ 1معمول سے ہٹ کر آج اپنے ڈیٹیکٹو کمرے میں موجود تھی۔۔۔زویا کے فون کا ڈیٹا اڑھ چکا تھا، اس لیے وہ اس کے موبائل کو ہیک کر کے کچھ کوڈنگ اور ڈی کوڈنگ کے بعد اب تھوڑا بہت ڈیٹا واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"یس!"

ایک کوڈ اور توڑ کر جب اسے کچھ ڈیٹا واپس ملا تو وہ خوشی سے جھومی تھی۔وہ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہوا کرتی تھی۔اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر۔۔۔

جو ڈیٹا اسے حاصل ہوا تھا اس میں دو چیٹ، تین ای میلز اور کچھ تصاویر تھیں۔

تصاویر میں کچھ زویا کی بلی کی تصاویر تھیں اور کچھ اس کی دوستوں کے ساتھ تھیں، اس کے ساتھ ساتھ ایک گاڑی کی تصویر تھی جو اس کے باپ نے اسکی اٹھارویں سالگرہ پر لے کر دی تھی۔مصفرہ نے دیکھ کر عجیب سی شکلیں بنائی تھیں جیسے اسے

یہ سب زیادہ لگ رہا تھا۔اتنا بھی کیا بگاڑنا اپنی اولاد کو۔خیر ان کی اولاد ان کی مرضی۔

وہ کمرے سے اٹھ کر کچن میں آئی تھی اور اپنے لیے پین کیک بناتی ساتھ ساتھ زویا کے فون کا ڈیٹا دیکھ رہی تھی۔تصاویر سے فارغ ہو کر اب وہ میلز دیکھ رہی تھی کہ اس کے اپنے فون پر میسج جگمگایا۔وہ اگنور کر گئی لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے پین کیک کی پلیٹ اٹھاتی ڈائنگ ٹیبل پر آ بیٹھی اور پین کیک کھاتے ہوئے زویا کا فون ایک طرف رکھتی اپنا اٹھا گئی۔سکرین پر اسی نمبر سے میسج جگمگا رہا تھا۔مصفرہ نے کھولا تھا۔

"کیسا جا رہا ہے پھر کیس؟"

مصفرہ نے آبرو اچکائے جیسے کہہ رہی ہو 'سیریسلی' ابھی وہ دو روز پہلے اس کیس پر کام کرنا شروع ہوئی ہے۔

"جس دن مکمل ہو جائے گا اس دن بتاؤں گی۔"

اس نے میسج لکھتے ہوئے مزے سے پین کیک کا ٹکڑا منہ میں رکھا تھا۔

"میرے اوپر ریسرچ کرنے سے فرصت مل جائے تو کیس پر بھی فوکس کر لو تاکہ ہم دونوں کے راستے الگ ہوں۔"

مصفرہ کے حلق میں پین کیک کا ٹکڑا پھنس گیا تھا۔ وہ کھانستے ہوئے حیرت سے سکرین پر جگمگاتا ہوا میسج دوبارہ پڑھنے لگی۔

"کیسے ؟"

وہ پورا جملہ نہیں کر پائی۔ حیرت کے مارے۔

"تم میرے بارے میں اتنا ہی جان پاؤ گی جتنی میں تمہیں اجازت دوں گا۔"

مصفرہ کا حلق کچھ لمحے کے لیے سوکھا تھا۔

"تم اگر اتنے ہی چالاک ہو تو یہ کیس خود کیوں نہیں حل کر لیتے۔"

وہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔ پین کیک کا سارا مزا غائب ہو چکا تھا۔ اس کی تمام تر توجہ میسج کی جانب تھی۔ لیکن کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ مصفرہ نے سوالیہ نشان بھیجے تھے۔ پھر سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اس کا دل چاہا وہ موبائل دیوار میں دے مارے لیکن خود کے پیسے کا موبائل تھا۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ خیر۔۔۔ اپنا

www.novelsclubb.com

موبائل ایک طرف رکھتی وہ بچے ہوئے پین کیک کچن میں رکھتی اپنے پرائیوٹ کمرے میں چل دی۔ایک بار پھر سے وہ زویا کے موبائل میں گھس گئی تھی۔اس کی میلز دیکھتی ساری ای میلز باری باری پڑھنے لگی۔

:Email"

"University lost a student name Zoya

Commercial mail from find any car'

Email from rimsha for a birthday party

یہ وہ تین ای میلز تھیں جو اس کی نظر میں آئی تھیں۔

اسے نے ساری میلز توجہ سے پڑھی تھیں اور پھر اس نے واٹس ایپ کھولا تھا۔وہ پرائیویسی میں جاکر اس کی لاسٹ سین پہلے ہی بند کر چکی تھی۔اس لیے اس کا آنلائن ہونا کسی کی نظر میں نہیں آسکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دو چیٹ جو اس نے ری کور کی تھیں وہ ایک اس کے بھائی کی تھی جس میں عام باتوں کے لیے علاوہ کوئی قابل نظر بات نہیں تھی۔ پھر زویا کی دوست رمشا کا ساتھ ساری چیٹ دیکھ کر وہ اسے شروع سے پڑھنے لگی تھی۔

رمشہ: "زویا! پارٹی پر آرہی ہو نا؟"

زویا: "ابھی کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

رمشہ: "کیوں کیا ہوا؟"

زویا: "پاپا یار۔۔رات کو لیٹ ہو جاؤں گی کس طرح پوچھوں؟"

رمشہ: "میرا مشورہ مانو تو پوچھوں ہی مت۔"

زویا: "کیا مطلب؟"

رمشہ: "میں ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہوں۔ میرا فیانسی کھڑکی کے باہر کھڑا ہوتا ہے اور میں گھر کے پچھلے گیٹ سے اس کے ساتھ نکل جاتی ہوں۔"

زویا: "سوری۔ میں ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔"

www.novelsclubb.com

رمشہ: "میں تو بس مدد کر رہی تھی۔ خیر ملتے ہیں شام آٹھ بجے۔"

زوی: "میں دیکھتی ہوں میں کیا کر سکتی ہوں۔"

رمشہ: "کوئی بہانہ نہیں چلے گا بے بی۔"

(گمشدگی کے دن 3 بجے)

زویا: "کیا زوہیب (رمشہ کا منگیتر) تمہارے ساتھ ہے؟"

رمشہ: "پہلے ساتھ ہی تھا۔ پھر اسے کال آگئی تو وہ کسی ضروری کام سے نکل گیا۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

زویا: "بس ایسے ہی۔ موسی (زویا کا منگیتر) کے بارے میں پوچھنا تھا۔"

رمشہ: "کیا ہوا۔۔۔ موسی نے کچھ کیا؟ اگر اس کے بارے میں پوچھنا ہے تو زوہیب کوئی مدد نہیں کر سکتا کیونکہ تم جانتی ہو دونوں کی آپس میں نہیں بنتی۔"

زویا: "ہاں میں جانتی ہوں۔"

رمشہ: "اوایم جی۔ کیا موسی تمہارے لیے کوئی سرپرائز پلین کر رہا ہے؟؟ اور تم سے انتظار نہیں ہو رہا؟؟ اس لیے تم زوہیب سے اس بارے میں پوچھنا چاہ رہی ہو؟؟؟ ایسا ہی ہے نا؟؟"

زویا: "یار فلحال نہیں۔۔ میرے پاس اس سب کے لیے ٹائم نہیں ہے۔"

رمشہ: "تم تھوڑی سی بھی اکسائیٹڈ نہیں ہو؟ اگر زوہیب اس کی جگہ ہوتا تو میں تو خوشی سے مر ہی جاتی۔"

زویا: "تم جانتی ہو میرا ان چیزوں کے بارے میں کیسے خیالات ہیں۔"

رمشہ: "مجھ سے بہتر کون جانتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

(اس کے کچھ وقت بعد)

زویا: "ہیلو۔ تمہارے پاس پارٹی کے کوئی پاس اضافی پڑے ہیں؟"

رمشہ: "میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔"

زویا: "اوکے۔"

رمشہ: "ہاں زویا بے بی۔ میرے پاس دو پاس ہیں پارٹی کے۔"

زویا: "کیا تم مجھے دونوں پاس بھیج سکتی ہو؟؟ پلیز۔۔۔"

رمشہ: "کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ یہ کس کے لیے ہیں۔"

زویا: "کچھ دوستوں کے لیے۔"

رمشہ: "مجھے امید ہے وہ مشک نہیں ہے۔"

زویا: "نہیں نہیں مشک نہیں ہے۔"

رمشہ: "ٹھیک ہے میں تمہیں میل کر دیتی ہوں۔ جسے دینا چاہو دے دو سوائے اس مشک کے۔"

زویا: "اوکے ڈیل۔ بھیجو جلدی۔"

(شام 6:12 پر)

رمشہ: "کر لی اپنے پاپا سے بات؟"

زویا: "میں کروں گی۔۔۔"

رمشہ: "کس لیے انتظار کر رہی ہو۔۔۔ جتنا لیٹ پوچھو گی اتنے کم چانسز ہیں ان کے ماننے کے۔"

زویا: "مجھے کچھ ٹائم دو۔ میں پہلے کبھی اس وقت باہر جانے کے لیے نہیں پوچھا۔ اب تو یہ ایک پارٹی ہے وہ بھی لڑکے بھی ہوں گے۔ اففف کیا کروں کچھ سمجھ میں آ رہا۔"

رمشہ: "بس جلدی پوچھ لو۔"

(کچھ دیر بعد)

زویا: "مجھے 8 بجے مشک کے گھر کے سامنے ملو۔"

رمشہ: "مشک کے؟؟ تمہیں بولا تھا اس لڑکی سے دور رہو۔ ہم جیسی لڑکیاں اس جیسی لڑکیوں کے ساتھ اچھی نہیں لگتی۔"

زویا: "تم اتنی روڈ کیوں ہو جاتی ہو۔ مشک میری دوست ہے۔ اور وہ ہمارے ساتھ نہیں آ رہی۔ اس کے گھر والوں نے اجازت نہیں دی۔"

رمشہ: "اجازت نہیں دی؟؟ اس کو بلایا کس نے تھا۔"

زویا: "رمشہ! میں تمہیں بول چکی ہوں۔ الفاظ کا استعمال احتیاط سے کیا کرو۔ تمہارے ساتھ ساتھ وہ بھی میری دوست ہے۔ میرے لیے مشکل کھڑی نہ کیا کرو۔"

رمشہ: "اوکے اوکے۔ اگر وہ آنہیں رہی تو اس کے گھر کیوں جا رہی ہو؟"

زویا: "میں نے پاپا کو بتایا ہے کہ میں مشک کے گھر رات رہنے والی ہوں۔"

رمشہ: "واہ لڑکی۔ چھا گئی۔ اس کا مطلب تم پوری رات باہر رہ سکتی ہو۔"

زویا: "ہاں لیکن میں پارٹی کے بعد تم لوگوں کو جوائن نہیں کروں گی۔"

رمشہ: "جیسے تمہاری مرضی۔ آئی لو یو لیکن میں پھر بھی اس مردہ روح کے گھر کے سامنے نہیں بھٹکنے والی۔"

زویا: "چلو پھر پارٹی پر ملتے ہیں۔'

مصفرہ نے فون نیچے رکھ دیا تھا۔ کوئی ایک ہی دن میں ایک ہی شخص سے اتنی بات کیسے کر سکتا ہے۔ کم از کم یہ کام مصفرہ نہیں کر سکتی۔

وہ اٹھ کر اپنے لیے کافی بنانے لگی تھی۔ اگر وہ چاہے بھی تو وہ کسی کے ساتھ گھل مل نہیں سکتی تھی۔ وہ ایک ایسی لڑکی تھی جو اپنی ماضی کو چھپائے پھرتی تھی۔ وہ لوگوں کے چھوڑ جانے سے ڈرتی ہے۔ وہ مانتی تھی کہ زندگی میں ہر آنے والا انسان صرف جانے کے لیے آتا ہے۔ جتنے کم لوگ اس کی زندگی میں ہوں گے، اتنی کم اذیت سے وہ دوچار ہوگی اور اذیتوں کا سمندر پار کر کے وہ آج ایک پر سکون زندگی گزار رہی تھی۔ اس کے پاس ہنر تھا۔ وہ ساری عمر اکیلے رہ کر گزار سکتی تھی بغیر کسی کی توجہ کے۔ لوگوں کی نظروں میں آنا اسے پسند ہی نہیں تھا۔

ایسا حقیقتوں سے تصادم ہوا کہ پھر
میں تو بچ گئی میرے خواب مر گئے!

==================

www.novelsclubb.com

شہر خوشاب میں موسم لاہور کی نسبت کچھ ناساز تھا۔ بارش کی پیشنگوئی تھی اور ہلکی ہلکی سرد ہوا نے ماحول کو خنک اور اداس سا کر دیا تھا۔ لوگ گھروں میں دبکے بیٹھے تھے۔ ایسے میں وہ کاندھے پر سفری بیگ تھامے گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔ سیاہ رنگ کے ٹراؤزر پر نیلے رنگ کی ٹی شرٹ پہنے وہ اس پر سیاہ ہی سویٹر پہنے ہوئے تھا۔

دروازہ کھول کر اندر بیٹھتا وہ بیگ فرنٹ سیٹ پر ہی ٹکا گیا تھا جبکہ خود اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

کچھ دیر بعد خوشاب کا علاقہ پار کرتا اب ایک خالی سڑک پر گاڑی ڈال گیا تھا۔ وہاں سے کچھ موڑ مڑنے کے بعد وہ شہر لاہور کے سفر پر گامزن ہو چکا تھا۔ ایک لمبے سفر پر۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد فون کی بیپ پر گاڑی کی خاموش فضا میں خلل پیدا ہوا تھا۔ وہ ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھاتا ایک ہاتھ سے کان کو لگا گیا تھا۔

"ہاں بولو۔"

"کب آرہے ہو؟"

دوسری جانب سے پوچھا گیا تھا۔

"رستے میں ہوں۔مزید چار گھنٹے لگیں گے۔"

براق نے سنجیدگی سے جواباً کہا تھا۔

"مس تو کر رہے ہو گے مجھے؟"

حماس نے اپنے ازلی شوخ لہجے میں کہا تھا۔اس کی بات پر براق کے چہرے پر چھوٹی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اوراس کے گال میں پڑے ڈمپل کو واضح کر گئی تھی۔

"یقین جانو بہت پر سکون سفر گزر رہا ہے۔"

براق کے کہنے پر دوسری جانب حماس نے گالیاں اپنے اندر اتاری تھیں کیونکہ جانتا تھا وہ اس کے منہ پر بول گیا تو پھر اس کی زبان حلق سے ہمیشہ کے لیے باہر ہی رہے گی۔

"خیریت سے آؤ۔"

وہ ناک پھلاتا،ناراض بچے کی طرح کہتا فون بند کر گیا تھا۔وہ بھی مسکرا کر فون بند کرتا ڈیش بورڈ پر فون رکھتا اب سوچوں کے سفر پر بھی گامزن ہو چکا تھا۔

"جلد ملتے ہیں۔۔۔"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔

حماس اور براق کا آبائی تعلق لاہور سے تھا لیکن جاب کی وجہ سے وہ جگہ بدلتے رہتے تھے۔ابھی بھی وہ کچھ ماہ کی پوسٹنگ پر لاہور آیا تھا۔خاموش رستوں پر خاموشی سے وہ گاڑی چلاتا ہر چیز کے بارے میں سوچ رہا تھا۔وہ بہت کم اتنا لمبا سفر گاڑی پر کیا کرتا تھا ورنہ وہ بائے ائیر ہی آنا جانا پسند کرتا تھا۔

خالی ہے ابھی جام میں کچھ سوچ رہا ہوں
اے گردش ایام میں کچھ سوچ رہا ہوں

www.novelsclubb.com

ساقی تجھے اک تھوڑی سی تکلیف تو ہو گی
ساغر کو ذرا تھام میں کچھ سوچ رہا ہوں

پہلے بڑی رغبت تھی ترے نام سے مجھ کو

اب سن کے ترانام میں کچھ سوچ رہاہوں

ادراک ابھی پوراتعاون نہیں کرتا
دے بادۂ گلفام میں کچھ سوچ رہاہوں

حل کچھ تو نکل آئے گا حالات کی ضد کا
اے کثرت آلام میں کچھ سوچ رہاہوں

پھر آج عدمؔ شام سے غمگیں ہے طبیعت
پھر آج سر شام میں کچھ سوچ رہاہوں

==========

اسے ایک دو اور کیس بھی موصول ہوئے ہوئے تھے۔زویا کے کیس سے تھک کر وہ دوسرے کیس دیکھنے لگتی تھی۔اگلی صبح کا سورج کچھ الگ سا نکلا تھا۔شہر لاہور

میں سردی کی شدت کو عروج ملا تھا اور بھی شہر لاہور میں کچھ بدلا تھا لیکن بند کمروں کے رہائشی خود کو چار دیواروں کی دنیا میں بند کر کے کبھی کبھی نقصان کی برپائی بھی کرتے ہیں۔

ہلکا پھلکا ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنے ڈیٹیکٹو کمرے میں آ بیٹھی تھی۔ پرپل کلر کی سویٹ شرٹ کے ساتھ کریم رنگ کی سویٹ پینٹ پہنے ہم رنگ ساکس پہنے پاؤں جھلا رہی تھی۔ اسکے کندھوں تک آتے بال کچھ بل دار تھے اور ان میں جھومتی دو لال لٹیں اس کے سادہ چہرے کو خوبصورت بنا رہی تھیں۔ بھوری آنکھوں میں سوچوں کی گہری لکیریں تھیں۔ سامنے ڈیٹیکٹو بورڈ پر وہ کچھ چیزیں پیسٹ کر چکی تھی۔ اس دن کے بعد مشک سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا تھا۔

وہ پیسٹ کی ہوئی چیزیں غور سے پڑھنے لگی تھی۔

- اس جگہ کی لوکیشن جہاں پارٹی منعقد کی گئی تھی۔
- زویا کے فیانسی کا نام (موسیٰ)

www.novelsclubb.com

• رمشہ نے پارٹی کے پاس زویا کو میل کے ذریعے بھیجے تھے جس پر لوکیشن درج تھی۔

• زویا مشک کے گھر گئی تھی لیکن مشک نے اس بات سے انکار کیوں کیا؟؟

• لوکیشن سے معلوم ہوتا ہے وہ ڈی ایچ اے (لاہور کا معروف ترین علاقہ، لاہوریوں کی زبان میں۔۔۔امیر لوگوں کا علاقہ) کے کسی ایک مینشن کی لوکیشن ہے۔

مصفرہ نے سارے نکات غور سے دیکھے تھے۔اس نے زویا کا فون اٹھایا تھا اور اس میں سے رمشہ کا نمبر نکالا تھا۔اپنے نمبر پر کال ملاتی اب کال اٹھانے کے انتظار میں تھی۔تیسری بیل پر کال اٹھالی گئی۔

"رمشہ از ہئیر! کون بات کر رہا ہے؟"

رمشہ نے اپنی باریک نازک آواز میں بولا تھا۔مصفرہ بغیر موقع ضائع کیے مدعے پر آئی تھی۔

"میں پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ہوں اور زویا کا کیس دیکھ رہی ہوں۔"

جبکہ دوسری جانب وہ حیران ہوئی تھی۔

"ڈیٹیکٹو؟؟؟زویا؟؟؟ کیس ؟؟"کیا چل رہا ہے؟؟

"میں اس کا کیس دوبارہ کھول رہی ہوں۔"

مصفرہ نے سنجیدگی سے بولا تھا۔

"تم ایک ڈیٹیکٹو ہو۔تم کیس کیسے کھول سکتی ہو؟"

رمشہ نے اپنے دماغ کے سارے گوڑھے دوڑا کر بولا تھا۔مصفرہ نے اپنے دانت پیسے تھے اور مزید سنجیدگی سے کہنے لگی تھی۔

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔البتہ تمہیں میرے کچھ سوالات کے جواب دینے ہوں گے۔"

مصفرہ کا لہجہ دوٹوک تھا کہ رمشہ کچھ لمحے خاموش رہی جیسے سوچ رہی ہو کیا بولنا ہے۔

"میں کیوں سوالات کے جواب دوں؟"

www.novelsclubb.com

"تو کیا تم نہیں چاہتی تمہاری کھوئی ہوئی دوست واپس لوٹ آئے؟"
یہ وہ طریقہ تھا جس سے وہ ٹین ایجرز کے دماغ سے کھیل سکتی تھی۔ اموشنل طریقے سے۔ اندازے کے عین مطابق رمشہ کا لہجہ ڈگمگایا تھا۔
"تم غلط سمجھ رہی ہو۔ میں ایسا ہی چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے نہیں لگتا تم اسے ڈھونڈ پاؤ گی۔"
مصفرہ کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔ اسے ایسے لوگ بالکل نہیں پسند جو دوسرے کے سٹیمینا پر بات کرے کہ تم یہ کر سکتے ہو یا نہیں۔ ہر انسان بہتر جانتا ہے وہ کس حد تک کیا کر سکتا ہے۔ دوسرے اپنی رائے دینا نا جانے کیوں اپنا فرض سمجھتے ہیں۔
"ایڈریس بھیج رہی ہوں۔ ایک بجے وہاں ملو۔ اور اگر تم نہ آئی تو تمہاری پرائیویٹ پارٹیوں کی خبریں پولیس تک پہنچ سکتی ہیں۔ قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا۔"
مصفرہ نے کہہ کر بغیر کچھ سنے فون رکھ دیا تھا۔ اسے چاہے لوگوں سے ملنا پسند نہیں تھا لیکن کیس کے سلسلے میں اسے ملنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ سارے معاملات ٹین ایجرز سے منسلک ہیں اور ٹین ایجرز چاہے جتنے بھی سمجھدار ہونے کی کوشش کر لیں لیکن

وہ چیزیں چھپانے کے چکر میں چیزوں کو ابھار دیتے ہیں اور ان کے تاثرات بہت سے سچ خود ہی اگل دیتے ہیں۔

پورے ایک گھنٹے بعد وہ رمشہ کے سامنے بیٹھی تھی۔ سی گرین شرٹ کے ساتھ کریم پینٹ پہنے وہ سی گرین لمبا کورٹ پہنے ہوئے تھی۔ اپنے سنجیدہ تاثرات سے وہ سامنے بیٹھی رمشہ کو دیکھ رہی تھی جس نے سفید ہائی نیک کے ساتھ سیاہ لیدر کی جینز پہنی ہوئی تھیں اور اس پر وہ سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ اپنی عمر سے زیادہ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا اور اپنی میٹھی مسکراہٹ سے وہ مصفرہ کو دیکھ رہی تھی۔

"پولیس یہ کیس چھوڑ چکی ہے۔"

رمشہ نے جیسے آگاہ کرنا چاہا تھا لیکن اس بار مصفرہ نے اسے ٹوک دیا تھا۔

"تمہیں زویا واپس چاہیے یا نہیں؟"

www.novelsclubb.com

"شہر لاہور اس کے بغیر ادھورا ہے۔ آپ نہیں جانتی مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔ میری آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے ہیں راتوں کو اس کے لیے رو رو کر۔ ہر ہفتے مجھے نیا کنسیلر لینا پڑتا ہے۔ جو بھی اس سب کے پیچھے ہے وہ بہت بری موت مرے گا۔"

رمشہ نے دکھی لہجے میں جب بولنا شروع کیا تو مصفرہ اس کی ساری بات خاموشی سے سنتی رہی۔ وہ اس کا ہر انداز اپنی آنکھوں میں کاپی کر رہی تھی۔

"لگتا ہے تم اس کے کافی قریب تھی۔"

وہ بات مزید بڑھاتے ہوئے بولی۔

"ظاہر سی بات ہے۔ میں اور زویا بہت اچھے والے دوست تھے۔"

وہ ضرورت سے زیادہ ایکسپریشن دے رہی تھی۔

"تو اس کا مطلب مشک اس کی دوست نہیں تھی؟"

مصفرہ نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔ کافی کا مگ وہ وقتاً فوقتاً لبوں سے لگا رہی تھی۔

"مشک کے دوست بھی ہو سکتے ہیں؟؟ ویل، یہ ایک نئی خبر تھی میرے لیے۔"

اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے دوست کیوں نہیں ہیں؟"

مصفرہ نے بغیر کسی تاثر کے استفسار کیا تھا۔

"کیونکہ اس جیسے نمونوں کے دوست بنتے ہی نہیں۔"

وہ طنزیہ ہنستے ہوئے بولی تھی لیکن مصفرہ کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر خاموش ہو گئی۔

"اس کا مطلب زویا کے بہت کم دوست تھے۔"

مصفرہ نے جیسے اپنا تجزیہ پیش کیا تھا۔یہ بات نکلوانے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔اگلا انسان جو بات کر رہا ہو اس کی بات میں سے چھوٹے چھوٹے سوال کرتے رہو تا کہ وہ بات جو کھینچتے کھینچتے آپ کی مطلب کی بات بول دے۔

"اس کی صرف ایک دوست تھی۔۔۔وہ میں ہوں۔"

وہ کچھ جل کر بولی تھی۔مشک کی نسبت رمشہ کے تاثرات زیادہ گہرے اور ٹھوس تھے۔وہ ہنس بھی رہی تھی تو زور سے، جل بھی رہی تھی تو اپنے تاثرات قابو نہیں کر پا رہی تھی۔اس کا ہر تاثر اضافی تھا۔ضرورت سے زیادہ۔

"اس کی اکلوتی دوست ہونے کے ناتے تم بھی اس پارٹی میں گئی ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"بالکل۔ لیکن وہ پارٹی سے پہلے مشک کے گھر گئی تھی کیونکہ اس نے یوناؤ اپنے گھر والوں سے جھوٹ بولا تھا۔"

مصفرہ نے آبرو آچکا کر بات کو تول دیا تھا۔

"لیکن مشک کا کہنا ہے کہ وہ اس کے گھر نہیں آئی۔"

"ظاہری بات ہے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ یہاں تک کے اس کے گھر والوں نے بھی پولیس سے یہی بولا تھا۔"

رمشہ نے ہاتھ جھلا کر لاپرواہی سے بولا تھا۔

"آپ جلدی پوچھ لیں میں نے جم جانا ہے۔"

رمشہ نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بولا تو مصفرہ نے کافی کا مگ لبوں سے ہٹایا تھا۔

"کیا کوئی ہے جسے تم جانتی ہو جو واقعی زویا کے قریب ہے؟"

"میرے علاوہ اس کا فیانسی موسیٰ بھی ہے۔"

مصفرہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔

"زویا جس رات لاپتہ ہوئی وہ کہاں تھا؟"

www.novelsclubb.com

مصفرہ کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"آہ۔۔۔میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں تھا۔"

رمشہ کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے اور تم اس ایڈریس کے بارے میں کیا جانتی ہو؟"

مصفرہ نے کہتے ہوئے موبائل پر ایک ایڈریس اس کے سامنے کیا تھا۔

"ویٹ!! آپ کو یہ کیسے ملا؟"

وہ حیرت سے بولی تھی۔

"تم بھول رہی ہو میں ڈیٹیکٹو وہوں۔"

اس کا لہجہ سنجیدہ اور ٹھوس تھا۔ جواباً رمشہ خاموش رہی۔

"تم یہاں گئی ہو، ہے نا؟"

وہ پوچھ نہیں رہی تھی۔۔۔بتا رہی تھی۔

"اہ.. نہیں، میں اپنی زندگی میں یہاں کبھی نہیں گئی ہوں۔"

اس نے صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

"کیا تم اس پارٹی کے پاس نہیں دے رہی تھی جو یہاں منعقد کی گئی تھی؟"

مصفرہ نے موبائل کی سکرین بند کرتے ہوئے استفسار کیا تھا۔ حالانکہ وہ سچ جانتی تھی۔

"نہیں... میں نہیں تھی۔"

رمشہ کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی اور اس نے نگاہیں چرائی تھیں۔ مصفرہ نے جواباً اُسے کاٹ کھانے والی سرد نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"معذرت، مجھے جانا ہو گا... میرا ٹریز انتظار کر رہا ہے۔"

وہ اپنی چیزیں ٹیبل سے سمیٹتے ہوئے جلدی سے اٹھی تھی۔

"اس کے علاوہ میں آپ کو دور رہنے کا مشورہ دوں گی.. تاکہ آپ کو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

وہ لہجے کو مضبوط بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔

"اب تم جیسی لڑکی مجھے دھمکی دے گی؟"

www.novelsclubb.com

مصفرہ نے ایک آبرو آچکا کر کچھ سرد لہجے میں نخوت سے کہا تھا۔اس کے لہجے کی سرد مہری پر رمشہ کانپی تھی لیکن خود کو مضبوط رکھتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔

مصفرہ نے چشمے آنکھوں پر چڑھائے تھے اور پھر بل پے کرتی وہاں سے باہر نکل آئی تھی۔اب اسے دوسرے کیس کو بھی دیکھنا تھا۔جس کے لیے اسے ہسپتال جانا ہوگا۔اور وہاں وہ کسی سے ملاقات کرنے والی تھی۔

ایک دفعہ کاذکر ہے دونوں اک لاہور میں یکجا تھے
ایک دفعہ کاذکر ہے اس کو کبھی مکر نے مت دینا

======

www.novelsclubb.com

شہر لاہور کی حدود میں داخل ہوتے ہوئے اسے شام ہو گئی تھی۔وہ سیدھا گھر جانے کی بجائے ایک ہسپتال کی طرف گاڑی دوڑا رہا تھا۔کچھ دیر بعد وہ فریش سا لاہور کے ایک غیر معروف ہسپتال میں اپنے کیبن میں بیٹھا تھا۔کپڑے صبح والے ہی تھے البتہ آنکھوں میں تھکان تھی۔اس نے آنکھوں میں سیاہ رنگ کے لینز ڈالے

تھے لیکن تھکاوٹ کے باعث شدید جلن ہو رہی تھی۔وہ ہسپتال جس کام سے آیا تھاوہ ہو چکا تھا اس لیے براق نے جنھجلاتے ہوئے آنکھوں سے سیاہ لینز کی چادر ہٹا دی تھی۔اب اس کی سرمئی رنگ کی آنکھیں اسے پر کشش بنا رہی تھیں۔

وہ جانے کی غرض سے اپنی گاڑی کی چابیاں ٹیبل سے اٹھاتا ہوا اٹھا تھا۔موبائل پر موصول ہوا میسج بھی ساتھ ہی ساتھ پڑھ رہا تھا۔اس کے بعد وہ نکلا تھا اور ہاسپٹل کے کوریڈور میں قدم رکھے تھے اور اسی لمحے اسے محسوس ہوا تھا۔کچھ الگ۔کچھ عجیب۔کچھ منفرد۔وہ کوئی احساس تھا۔وہ اسی احساس کے تحت دھیرے سے پلٹا تھا اور اس کی نظر خالی کوریڈور سے گزرتی ہوئی اس اکیلی لڑکی پر پڑی تھی۔جو مکمل اعتماد کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے ایک پرائیویٹ کمرے کے باہر رکی تھی۔سن گلاسز اتار کر بالوں پر چڑھائے تھے جس سے اس کے آدھا چہرہ واضح ہوا تھا۔براق کو محسوس ہوا کہ وہ اسے جانتا ہے۔وہ اسے پہچانتا ہے۔اس کے بالوں کی لال لٹ سے اس کے ذہن میں انکشاف ہوا تھا کہ یہ وہی ہے۔ہاں شاید۔لیکن یہاں کیوں؟ پھر مصفرہ نے اپنے موبائل پر کچھ دیکھا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

موبائل سے نگاہیں اٹھا کر پہلے اپنے دائیں جانب دیکھا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ گردن گھما کر بائیں جانب دیکھتی، براق ایک دیوار کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ مصفرہ کو خود پر کسی کی نگاہیں محسوس ہوئی تھیں۔ وہ خالی کوریڈور کو دیکھتی سر جھٹک کر اب کمرے کا دروازہ خاموشی سے کھولتی اندر داخل ہوئی تھی۔ سرمئی آنکھوں نے یہ منظر دیکھا تھا اور بغیر چاپ کے چال چلتا ہوا اس دروازے تک پہنچا تھا۔ اندر اس لڑکی کی آواز گونج رہی تھی۔ شہر لاہور کی فضاؤں نے جھوم کر رقص کیا تھا۔ پہلی ملاقات کا رقص۔ رقص کے دوران جھومتی ہواؤں نے اس سے استفسار کیا تھا کہ ایک دل ہی تو ہے تو کیوں وہ گنوانے چلے ہو؟ لیکن رقص کرتی ہواؤں کا شور نظر انداز کرتا ہوا وہ دروازے سے کان لگائے ان کی گفتگو سننے لگا تھا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ تم اس سب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات پر یقین کروں گی؟"

مصفرہ کا لہجہ کچھ پتھریلا سا تھا۔ مصفرہ بستر پر لیٹے شخص کو گھورتے ہوئے سرد نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھی تھی اور جھک کر اپنے شوز کے پاس سے

پینٹ اونچی کرتی سیاہ رنگ کی پسٹل نکال چکی تھی۔بستر پر لیٹے مریض کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔وہ قدم قدم چل کر اس کے بستر تک پہنچی تھی۔پسٹل کی ٹھنڈی نوک کو اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے وہ سرد انداز میں مسکرائی تھی۔

دروازے کے باہر کھڑا شخص مزید برداشت نہ کر سکا اور نہایت نفاست سے دروازہ کھولا کہ کمرے میں موجود دونوں نفوس کو علم بھی نہ ہو سکا۔مصفرہ کی اس کی جانب پشت تھی جو پسٹل کی نوک اس کے سر پر رکھے ایک جوتا اس کے بستر پر ٹکائے ہوئے اس پر کچھ جھکی ہوئی تھی۔

"ایک گولی تمہاری اس کھوپڑی سے آر پار ہو گی اور یقین کرو اس حالت میں ایک گولی سے زیادہ تم سہہ بھی نہیں پاؤ گے اور ملک الموت سے ملنے کو ترجیح دو گے۔تو بہتر یہی ہے اپنا منہ کھول دو ورنہ مجھے مجبوراً تمہاری ملک الموت سے ملاقات کروانی پڑے گی۔"

وہ انتہائی سرد لہجے میں بول رہی تھی۔براق آرام سے وہاں ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔اس کی موجودگی کا دونوں کو احساس نہیں ہوا تھا کیونکہ بستر پر

لیٹا مریض اس حالت میں نہیں تھا کہ وہ مصفرہ سے نظریں ہٹا پاتا اور مصفرہ ویسے بھی اس کے سامنے آکر پیچھے کا نظارہ ختم کر چکی تھی۔ یہ کہتی ہوئی مصفرہ اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔

"تم۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

وہ کچھ ڈرتے ہوئے بولا تھا کیونکہ مصفرہ کا لہجہ حقیقتاً سرد اور کھا جانے والا تھا۔ اس کی بات سنتی مصفرہ بھوکی شیرنی کی طرح اس کی جانب آئی تھی اور اس کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچتی اس کے منہ میں پسٹل کا منہ ڈال چکی تھی۔

"crois-moi!!!(یقین کرو)"

"واللہ یقین کرو میرا کہ مجھے وہ لوگ زہر لگتے ہیں جو لڑکیوں کو کمزور سمجھتے ہیں۔ عزت سے منہ کھولو اس سے پہلے کہ یہ منہ زندگی میں کبھی نہ کھلے۔"

مصفرہ کے لہجے میں اس بار تپش بھی تھا۔ اس نے پسٹل اس کے منہ سے نکالی تھی اور اسے بولنے کا اشارہ کیا تھا۔ براق نے ساری کاروائی تھیٹر میں چلتی مفت فلم کی طرح انجوائے کی تھی۔

"ٹھیک ہے میں سب۔۔سب بتاؤں گا۔"

وہ ہکلا کر بولا تو مصفرہ نے اس کی جانب سرد مسکراہٹ اچھالی تھی۔

"نام چاہیے مجھے اس کا۔"

وہ پسٹل والا ہاتھ پیچھے لے جاتے ہوئے بولی تھی۔

"ابو بکر۔اس کا چاچا۔اس نے ہی یہ سب کروایا تھا۔"

باقی جو جو مصفرہ نے پوچھا تھا وہ خاموشی سے بتاتا گیا تھا۔وہ پہلے سے ہی پولیس کی وجہ سے ڈرا ہوا تھا اور اب مصفرہ کا انداز اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑا گیا تھا۔

"نئی زندگی مبارک ہو۔"

مصفرہ طنزیہ کہتے ہوئے پسٹل کو دوبارہ پہلے والی جگہ پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی مڑی تھی۔وہ ساکت رہ گئی تھی۔وہاں ایک شخص نہایت اعتماد سے کھڑا تھا۔بستر پر موجود مریض اپنی آنکھیں موند چکا تھا۔کیونکہ مصفرہ نے اس کی ڈرپ میں بے

www.novelsclubb.com

ہوشی کی دوا ملائی ہوئی تھی کہ وہ اس کے جانے کے فوراً بعد کسی کو گھبراہٹ میں کچھ بتا نہ دے۔

مصفرہ نہیں جانتی وہ کون ہے۔وہ نہیں جانتی کہ وہ کب اندر داخل ہوا۔وہ نہیں جانتی کہ اس نے کیا دیکھا۔وہ نہیں جانتی کہ اس نے کیا سنا۔

وہ گہری سانس لیتی اپنی دھڑکتی رگوں کو قابو کرنے لگی تھی۔اور دوسری جانب۔۔۔ براق نے اسے پہلی بار نظر بھر کر دیکھا تھا اور ہر چیز نوٹ کی تھی۔

اس کے چہرے پر موجود شاک پر وہ سمجھ گیا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے۔

وہ اسے سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا۔دیوار سے پہلے کی طرح ہی ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئیں ذرا۔"

وہ اسے اشارہ کرتا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا تھا لیکن اسے وہیں کھڑا دیکھ کر اپنی سرد آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔مصفرہ کو زندگی میں کبھی کسی کی آنکھیں اس سے زیادہ خوفزدہ نہیں لگی تھیں۔وہ اعتماد کو بحال کرتی اس کے پیچھے چل دی تھی۔

"مکر ہی جانا ہر چیز سے۔ماننا ہی مت۔"

مصفرہ نے گہری سانس بھر کر خود کو سمجھایا تھا اور پھر وہ اس کے پیچھے خاموش کوریڈور سے گزر کر ایک آفس میں آئی تھی۔یہ پرائیویٹ رومز کا ایریا تھا اس لیے ان کے کوریڈور کافی حد تک خالی ہی رہتے تھے۔

وہ آفس میں داخل ہوتا اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا لیکن وہ کندھے لاپرواہی سے جھٹکتی اس کا آفس دیکھنے لگی تھی۔

"اس کمرے میں کیا کر رہی تھیں؟"

براق کا سرد لہجہ۔

" تعویز کروا رہی تھی۔ظاہر سی بات ہے مریض سے ملنے گئی تھی۔"

وہ جواباً چیخ کر بولی تھی۔براق بھی جگہ سے اٹھتا ہوا ٹیبل کے ساتھ پشت ٹکاتا اب اسے دیکھ رہا تھا جو اس کے علاوہ کمرے کی ہر شہ کو دیکھ رہی تھی۔

"کافی پر خلوص اور منفرد طریقہ ہے آپ کے ملنے کا۔"

اس کی بات پر مصفرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا جب براق نے جملہ مکمل کیا۔

"مریض سے۔۔۔"

اس پر وہ کندھے آچکا گئی۔اتنااندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ سامنے کھڑا سر مئی آنکھوں والا مرد ڈاکٹر ہے کیونکہ اس کی کرسی کے پیچھے دیوار پر اس کی گریجویشن کی تصویر بھی لگی تھی۔

"جو بات کرنی ہے جلدی کرو۔وقت نہیں ہے میرے پاس۔"

وہ موبائل پر وقت دیکھتے ہوئے بولی تھی۔براق کے تاثرات مزید سرد ہوئے تھے۔

"تو پھر کب بن رہا ہے پاکستان کا نیا نقشہ۔مس بزی پرائم مسٹریس۔"

براق کا لہجہ طنزیہ تھا۔مصفرہ نے آنکھیں گھمائی تھیں اور براق نے حیرت سے آبرو آچکائے تھے کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی انسان ہے جو اس پر آنکھیں گھما سکے۔

"اپنے پوائنٹ پر آؤ۔"

مصفرہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"میں بس پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ کونسی ملاقات ہے جس میں پستل دکھا کر بات کی جا رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ قدم قدم چلتا ہوا اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا۔ مصفرہ نے اپنی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور اس کی سرمئی آنکھوں کو دیکھتی پھر سے ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔ اسے ان آنکھوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا چاہتے ہو تم؟"

مصفرہ نے اعتماد بحال کرتے ہوئے دو قدم پیچھے کیے تھے۔ براق کے چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔

"کون ہو تم؟"

براق کے سوال کے جواب میں اس نے سوال داغا تھا۔

"تمہیں اس سے کیا مطلب؟"

"مس تم میرے ہسپتال میں کھڑی ہو کر میرے مریض کو پستول دکھا کر باتیں اگلوا کر جا رہی ہو۔ وہ بھی بغیر کسی تاثر کے۔۔ تو مجھے جاننا ہے تم کون ہو۔"

براق نے سنجیدگی سے کہا تھا اور اپنی جیبوں میں ہاتھ اڑسے تھے۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو! میں کسی کا کوئی جانی نقصان نہیں کیا نہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ بہتر رہے گا تم بھی اپنا منہ بند رکھو اور مجھے یہاں سے خاموشی سے جانے دو۔"

مصفرہ نے ایک نظر اسے گھورتے ہوئے بولا تھا جس کی سرد نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

"اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟"

وہ نگاہوں کو مزید اس میں گاڑھے ہوئے بولا تھا۔ مصفرہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ وہ اس سے قد میں اتنا بڑا تھا کہ اسے سر اٹھا کر دیکھنا پڑ رہا تھا۔

"تو تم خود کے لیے خود مشکلیں کھڑی کرو گے۔"

مصفرہ نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سر اٹھائے کہا تھا۔ براق کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جو اس کے کندھے کے برابر آتی تھی لیکن اس کا اعتماد قابل نظر تھا۔ وہ اپنے قدم پیچھے کر گیا تھا۔

"کوئی کام کریں تو صفائی سے کرتے ہیں مس۔"

اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔ مصفرہ کی اٹکی ہوئی سانسیں بحال ہوئی تھیں اور پھر وہ سر جھٹکتی کیبن سے نکل آئی تھی۔ کوریڈور میں ایک دو لوگ تھے۔اور سفید کوریڈور کے اختتام پر وہ جارہا تھا۔اس کی پشت کو وہ گھورتے ہوئے خود بھی باہر کی جانب چل دی تھی۔

یار دشمن سے ملے سانس کو مفلوج کیا
حوصلہ ہارا گیا جیت کا نقصان کیا

آخری بار ملا پہلی ملاقات میں وہ
ایک ہی شخص نے دو بار تھا حیران کیا

==========

وہ ہسپتال سے سیدھا ہیڈ ڈپارٹمنٹ گیا تھا جہاں ضروری ملاقات کے بعد اب اس کا رخ گھر کی جانب تھا جہاں اس کا اکلوتا خونی رشتہ موجود تھا۔

"اتنی دیر سے انتظار کر رہا ہوں کہاں تھے آپ؟"

حماس نے اسے پیچھے سے ہگ کیا تھا جو ابھی گاڑی سے نکل کر گاڑی کا دروازہ بند کر رہا تھا۔

"حماس یوں چپکا مت کر یار۔"

اس نے کھینچ کر اسے الگ کیا تھا۔

"جب میں مر جاؤں گا تو تب میرے ہگ یاد آئیں گے۔"

حماس نے ڈرامائی انداز میں بولا تھا۔

"مطلب کچھ بھی؟؟؟"

براق نے بے زار لہجے میں بولتے ہوئے اسے دور کیا تھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"میں نے آپ کے لیے سپیشل اپنے ان ہاتھوں سے کھانا بنایا ہے۔"

حماس گھر میں پھیلی اشتہا انگیز خوشبو سونگھتے ہوئے کہنے لگا تھا۔ براق نے آبرو آچکائے تھے اور حماس کی بولتی بند ہوئی تھی۔

"میرا مطلب فائزہ بی نے بنایا ہے۔"

براق اس کے بدلتے لہجے ہر ہنس دیا تھا۔ پھر فریش ہونے کے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔اور فریش ہونے کے بعد جب وہ نیچے آیا تو حماس ٹیبل پر کھانا سجا چکا تھا۔ وہ بیٹھا تو دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے باتیں کرنے لگے تھے۔ گھر واپس آنے کا احساس کچھ الگ تھا۔ کچھ اپنا سا۔ درمیان میں اس کا دھیان آج ہوئے واقعے کی جانب گیا تھا لیکن وہ سر جھٹک کر حماس سے باتیں کرنے لگا تھا۔

=========

وہ ہسپتال سے نکل کر سیدھا اپنے اپارٹمنٹ میں واپس آئی تھی۔ گہری سانس بھرتی وہ اندر کی جانب چل دی تھی۔ شہر لاہور کے موسم کے آج تیور بدلے بدلے تھے۔ وہ خود کے لیے کافی بناتی چھت پر آگئی تھی۔ وہاں گول سی جھولے نما کرسی موجود تھی۔ وہ اس جالی دار جھولے میں بیٹھ کر خاموشی سے کافی کے گھونٹ بھرتے ہوئے غروب ہوتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔ کپڑے وہ پہلے ہی بدل چکی تھی اور اب وہ بلیو ہڈی کے ساتھ بلیک سویٹ پینٹ پہنے ہوئے تھی۔ خاموشی سے

غروب ہوتے سورج کو دیکھتی وہ آج ہوئے الگ سے واقع کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ جب اس لڑکے کو معلوم تھا کہ اس کے پاس پسٹل ہے اور اس نے ایک مریض کو ڈرایا دھمکایا بھی ہے اور اس کے باجود اس شخص نے اسے اتنے آرام سے جانے کیوں دیا۔ خیر سے وہ بھی کم سرد مہر نہیں تھا۔ عجیب شخص تھا۔ وہ سر جھٹک کر اب اپنے ارد گرد لگے پودوں کو دیکھنے لگی تھی اور اسے اندازہ ہوا کہ اندھیرا کافی ہو چکا ہے۔ اس لیے وہ اٹھی اور جا کر اپنے ڈیٹیکٹو کمرے میں بیٹھ گئی۔ اپنی کرسی پر بیٹھ کر وہ کرسی ڈیٹکٹیکو وبورڈ کی جانب گھما گئی تھی۔

کچھ پوائنٹس لکھ کر لگائے تھے اور اب غور سے انہیں پڑھ رہی تھی۔

"مشک ممکنہ طور پر اس حقیقت کو چھپانے کے لیے ہم سے جھوٹ بول رہی ہے کہ زویا جس رات غائب ہوئی تھی اس کے گھر پر آئی تھی۔

زویا اس کے بعد رمشہ کے ساتھ پارٹی میں گئی، جس کے بارے میں رمشہ بہت رازدارانہ نہیں تھی۔

زویا کے لاپتہ ہونے سے پہلے پارٹی میں کسی نے آخری بار اس سے کوئی بات چیت کی ہو گی۔"

وہ نقات کو غور سے پڑھتی اب کرسی واپس ٹیبل کی جانب گھما گئی تھی۔ پھر اس نے زویا کے موبائل پر اس کی ڈائیری کھولی تھی۔ جس پر ہر ایک پیج پر ایک پہیلی تھی جسے حل کیے بغیر وہ صفحہ کھلنے سے انکاری تھا۔ مصفرہ نے گہری سانس بھری تھی۔ پہیلیاں سلجھانا اسے پسند تھا۔ اس نے پہلا صفحہ کھولا تو اس پر تاریخ رقم تھی۔

22 اگست 2023

I ride down the streets, racing wind so bold "
and swift. Been using it forever, it was the
".one and perfect gift

www.novelsclubb.com

مصفرہ نے پڑھ کر کوڈ توڑا تھا۔ یہ تو اسے معلوم تھا کہ بات اس گاڑی کی ہو رہی ہے جو مصفرہ کے باپ نے اسے تحفے میں دی تھی۔ اس نے کورڈاینٹر کر کے صفحہ پر لکھے الفاظ پڑھنا شروع کیے تھے۔

"آج میری 18ویں سالگرہ تھی۔ میں ایک پرفیکٹ زندگی، A گریڈ کی یا ایک خوبصورت کامیاب کیریئر کی خواہش نہیں رکھتی تھی۔ میں صرف یہ چاہتی تھی کہ میں لکھنا شروع کروں۔ تو اس لیے میں یہاں ہوں۔ میرے قریبی لوگوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ یہ سالگرہ ابھی تک کی ساری سالگرہ میں سے بہترین رہے۔ خاص بات یقینی طور پر وہ گرے رنگ کی گاڑی تھی جو میرے پاپا نے مجھے تحفے میں دی تھی۔ مشک نے مجھے گرینڈ شپ بینڈ دیا۔ اس نے بالکل ویسا ہی ایک بینڈ اپنے لیے بھی کیا، تو ہم اب سیم ہوں گے۔ رمشہ نے مجھے ایک سویٹر دیا جس پر اس کا نام تھا۔ حیران نہیں۔ موسی نے مجھے اپنی گاڑی سے منسلک کرنے کے لیے ایک چھوٹا ہاؤس تحفے میں دیا۔ میری بلی بھی اب میری لمبی سواریوں پر میرے ساتھ

سفر کر سکتی ہے۔اسے اپنے چھوٹے سے ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تصور کرتے ہی میرا
دل خوش ہو جاتا ہے۔"

اس کے نیچے کچھ نشانات سے جو اس نے ہاتھ سے بنائے ہوئے تھے۔

وہ غور سے ہر چیز پڑھتی اب اس کیس پر صحیح معنوں میں کام کر رہی تھی۔رات
کے پہر اس کا سر دکھنے لگا تو وہ اٹھ کر سونے کے ارادے سے اپنے کمرے میں آئی
تھی اور بغیر کسی مسئلہ کے اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔

کسی کی نکھیں تمام قصہ عیاں کریں گی
کسی کے چہرے پہ اور چہرہ چڑھا رہے گا
ہمارے جسموں کے زخم جلدی بھریں گے
ہمارے دل میں شگاف لیکن پڑا رہے گا

============

Episode 03

"Eyes can talk."

آغاز اک نئے دن کا تھا اور ایسے میں شہر لاہور کے موسم نے انگڑائی بھری تھی۔ سردی کا زور ٹوٹ رہا تھا کیونکہ فروری کا آغاز ہونے والا تھا۔ ہوائیں ابھی بھی سرد تھی اور فضا میں خنکی بھی موجود تھی۔

ایسے میں وہ ناشتے کے بغیر آج اپنے کمرے میں لیٹی تھی۔ اس کی طبیعت کچھ ناساز تھی لیکن ایک فون کال پر وہ اٹھی تھی۔ صبح ہی صبح اسے مشک کی کال کسی نئے نمبر سے آئی تھی۔ اس روز کے بعد مصفرہ نے مشک سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مشک اس کا نمبر بلاک کر چکی تھی۔ جس کی وجہ سے رابطہ نہ ہو سکا تھا۔ مصفرہ ویسے بھی کیس کے باقی حصوں کو دیکھ رہی تھی اور اس نے مزید رابطہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا لیکن مشک نے کال کر کے اسے بلایا تھا۔ مصفرہ ہمت کرتی گرم پانی سے نہاتی فریش ہو کر بالوں کو سکھانے کے بعد اب کچھ فریش محسوس کر رہی تھی لیکن آج انرجی کچھ کم کم تھی۔ وہ ناشتے کا ارادہ ترک کرتی ایک آخری نظر خود کو

شیشے میں دیکھنے لگی۔اس نے بھورے رنگ کی کار گو پینٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہن رکھی تھی جس پر بھورے رنگ کا لمبا کورٹ تھا۔ بالوں کو آج اونچی پونی میں باندھا ہوا تھا اور لال رنگ کی دو لٹیں اسی پونی میں بندھی تھیں۔وائٹ جاگرز کے ساتھ اس نے براؤن بیگ کندھے پر ڈالا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مشک کے سامنے بیٹھی اسے سر تا پیر دیکھ رہی تھی۔ جس نے گہرے سرخ رنگ کی کرتی کے ساتھ سیاہ رنگ کی کھلی جینز پہن رکھی تھی۔ گلے میں سٹالر تھا اور آنکھوں پر چشمہ چڑھا ہوا تھا۔

"ہائے۔"

مشک نے کچھ جھجھکتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا تھا۔ مصفرہ نے آنکھوں کے اشارے سے اسے مزید بولنے کا اشارہ کیا تھا۔ جس پر وہ گلا کھنکھارتے ہوئے ہمت جمع کرتی بولنے لگی۔

"پچھلی بار کے لیے معذرت... وہ میری ماں تھیں۔"

مصفرہ نے اپنا انداز سرد ہی رکھا تھا۔ وہ اپنی کافی کا سپ لیتے ہوئے کہنے لگی۔

"یہ واقعی عجیب تھا۔۔۔ہماری بات آگے بڑھ رہی تھی۔"

مصفرہ کا سرد اور خشک لہجہ مشک کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا تھا۔

"میرے والدین میری بہت زیادہ حفاظت کرتے ہیں۔اور اکلوتی بیٹی ہونے کے ناتے کچھ زیادہ سکیور ہیں۔"

مشک کا انداز گھبرایا ہوا تھا۔اسے مصفرہ کی سرد نگاہوں سے خوف آرہا تھا۔

"انہوں نے مجھے کبھی پولیس کی مدد کرنے کی اجازت نہیں دی۔"

مصفرہ نے اپنی نگاہیں اس سے ہٹا کر کافی کے مگ پر مرکوز کی تھیں۔یہ وہ آخری نرم چیز تھی جو وہ مشک کے لیے کر سکتی تھی تاکہ وہ اس سے خوفزدہ نہ ہو۔

"ہمم...شاید یہی وجہ تھی کہ پولیس کو اتنی جلدی کیس بند کرنا پڑا۔"

مصفرہ کا لہجہ ابھی بھی سرد تھا لیکن وہ اس بار کچھ لاپرواہی سے بولی تھی۔

"شاید پولیس نے کبھی اتنی کوشش نہیں کی۔"

مشک نے ہاتھ مروڑتے ہوئے اپنی رائے پیش کی تھی۔

"ویسے میں نے رمشہ کے ساتھ بات چیت کی تھی."

مصفرہ کا انداز سادہ تھا لیکن اس کی بات پر مشک چونکی تھی۔

"اور اس نے کیا کہا؟"

مشک اپنی جگہ پر ہی سیدھے ہوتے ہوئے بولی تھی۔ مصفرہ خاموشی سے شیشے کے باہر بہتی سڑک دیکھنے لگی تو مشک دوبارہ گویا ہوئی۔

"اگر میں آپ کی جگہ ہوتی تو میں اسے اپنے مشکوک افراد کی فہرست میں سب سے اوپر رکھتی۔"

مصفرہ نے اس کی بات پر گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

"وہ بھی تمہارے بارے میں ایسی ہی رائے رکھتی تھی۔"

مشک اس کی بات پر اپنے لبوں کو تر کرنے لگی تھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

مصفرہ نے اپنی سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے بات کا آغاز کیا تھا۔

"اس نے کہا کہ زویا پارٹی میں جانے سے پہلے تمہارے گھر گئی تھی۔اور.. جہاں تک میرا خیال ہے زویا کبھی بھی کسی کے گھر اس کی اجازت کے بغیر نہیں گئی۔ تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے مشک۔"

مصفرہ کا لہجہ کچھ نرم پڑا تھا آخر میں۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہوں..."

مصفرہ نے اپنی سرد بھوری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جو کہہ رہی تھی۔

"میں نے آپ کو وہ سب کچھ بتایا جو میں جانتی ہوں۔اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ مجھ پر یقین کرنا چاہتی ہیں یا نہیں۔"

مصفرہ نے اس کی بات پر سر ہلایا تھا جیسے کہہ رہی ہو اس نے اس پر یقین کیا۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ مصفرہ اس دنیا میں خود کے علاوہ کسی پر اعتبار نہیں کرتی تھی۔ کبھی نہیں۔اس نے اپنے کورٹ کی جیب میں سے موبائل نکالا تھا اور کچھ انگلیاں پھیر کر اس کے سامنے سکرین کی تھی۔ وہاں ایک ایڈریس لکھا تھا۔

"کیا تم اس ایڈریس کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟ کیا تم نے اس جگہ کو دیکھا ہے یا کسی کو اس کا ذکر کرتے سنا ہے؟"

مشک نے ایڈریس پڑھا تو اس کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق جاگی تھی جسے وہ مہارت سے چھپا گئی تھی۔

"ڈی-ایچ-اے!! نہیں میں یہاں کبھی نہیں گئی۔سنا ہے وہاں شہر لاہور کے امیر و رئیس رہتے ہیں۔"

مصفرہ نے موبائل کی سکرین بند کرتے ہوئے ٹیبل پر موبائل رکھا تھا۔

"کیا زویا نے پارٹی کے حوالے سے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا؟"

اس کے سوال پر مشک نے کندھے اچکائے تھے۔

"آپ جانتی ہیں کہ میں پارٹی میں نہیں گئی تھی؟ مجھے کس طرح معلوم ہو گا؟ آپ کو رمشہ سے پوچھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔وہ پارٹی کے پاس دے رہی تھی۔"

مشک نے آجا کر ملبہ رمشہ پر ڈال دیا تھا۔

"رمشہ شاید کچھ جانتی ہے۔لیکن وہ بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔"

مصفرہ نے اپنے ازلی سرد لہجے میں کہا تھا۔

"ہمم... مجھے سوچنے دیں۔"

مشک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔ مصفرہ اپنی کافی مکمل کرنے لگی تھی۔

"ٹھیک ہے تو اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں رمشہ واقعی فکر مند ہے تو وہ اس کی ریپوٹیشن ہے۔ اگر آپ اس کی ریپوٹیشن کے خلاف کچھ کریں گی تو وہ آپ کی مدد کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔"

مشک کی باتوں پر اسے واقعی حیرت ہوئی تھی کہ ایک ٹین ایجر کے دماغ میں ایسی خرافات کیسے آسکتی ہے لیکن ہائے یہ زمانہ بہت اپ ٹوڈیٹ ہو گیا ہے۔ کچھ بھی ممکن ہے۔

"اسے بلیک میل کرنا کہتے ہیں مس مشک۔"

مصفرہ نے الفاظ چباتے ہوئے کہا تھا۔

"جاسوسوں کو کیس حل کرنے کے لیے کوئی بھی راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔"

مشک کی بات سے وہ متفق تھی لیکن وہ یہ بات واضح نہیں کرنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھ سے رابطہ کر سکتی ہیں...اگر آپ کو اس کیس کے کسی بھی موقع پر مدد کی ضرورت ہوئی تو میں حاضر ہوں۔

میں آپ کو بتاتی ہوں... میرے پاس اپنے کچھ راستے ہیں۔"

مشک کی بات اس نے تسلی سے سنی تھی۔

"جیسا کہ ہیکنگ؟"

مصفرہ نے ایک نام پیش کیا تھا۔

"ہیکنگ..یہ کچھ زیادہ ہو جائے گا۔ایسا نہیں ہے لیکن جو بھی آپ کو پسند ہے..."

اس کے بعد مشک نے مزید کچھ باتیں کی تھیں اور مصفرہ نے اس سے مزید کچھ سوالات کیے تھے۔مشک کی کلاس کا ٹائم تھا جس کی وجہ سے وہ چلی گئی تھی اور مصفرہ اپنے لیے کچھ اچھا ناشتہ کرنے کے ارادے سے کسی اور ریسٹورنٹ کی طرف بڑھی تھی۔وہاں اکیلے خاموشی سے بیٹھ کر اس نے ناشتہ کیا تھا لیکن دو سرمئی آنکھوں نے اسے غور سے دیکھا تھا۔جو کھانا کھاتے ہوئے اپنی سوچوں کی دنیا میں مگن تھی۔وہ اس کا چہرہ دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ مصفرہ جو کچھ بھی سوچ رہی ہے وہ

اذیت ناک ہے لیکن اس کے باجود وہ سوچ رہی تھی۔ براق نے منظر کو نظرانداز کیا تھااور اپنافون نکال کر آگے بڑھ گیا تھا۔

نظرانداز کر مجھ کو ذرا سا کھل کے جینے دے
کہیں ایسا نہ ہو تیری نگہبانی سے مر جاؤں

بہت سے شعر مجھ سے خون تھکواتے ہیں آمد پر
بہت ممکن ہے میں ایک دن غزل خوانی سے مر جاؤں

==========

www.novelsclubb.com

وہ سبز آنکھوں والا شہزادہ اپنی مغرور چال چلتا ہوا جارہا تھا۔جب اس کی نظروں میں ایک منظر آیا تھا۔وہ خاموشی سے ایک دیوار کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ریسٹورنٹ میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔ناشتے کی اشتہاانگیز خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔حماس چلتا ہوا براق کے عین پیچھے جا کھڑا ہوا تھا جو کسی کو فرصت سے دیکھنے میں مصروف

تھا۔جب وہ موبائل نکال کر پلٹا تو دونوں کی نظریں ملی تھیں لیکن براق کے اشارے پر دونوں باہر کو نکل گئے تھے۔ لیکن جانے سے پہلے حماس نے مڑ کر اس لال لٹوں والی لڑکی کو دیکھا تھا جو اپنے خیالات میں مگن تھی۔اس کی بھوری آنکھیں کافی کے مگ پر ٹکی تھیں اور وہ کچھ سوچ رہی تھی۔ براق کی آواز پر وہ اس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"کون تھی وہ؟"

حماس نے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ بولا تھا۔

"Just for case."

براق کا لہجہ ہموار تھا۔حماس کو یقین نہ آیا لیکن وہ خاموشی سے سر ہلا گیا۔

"ہاسپٹل والے کیس کا کیا ہوا؟"

حماس نے خاموشی میں خلل پیدا کیا تھا۔ براق سکون سے لاہور کی سڑکوں پر گاڑی چلا رہا تھا۔

"Delayed for some reasons."

(کچھ وجوہات کی بنا پر ملتوی ہو گیا ہے۔)

حماس نے سر ہلا دیا تھا۔

"پھر واپس کب جاؤ گے؟"

"جب بھیجا جائے گا۔"

حماس اس کی بات پر سر ہلا گیا تھا۔

"تم بتاؤ تمہارے مشن کیسے جا رہے ہے؟"

براق نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"CIA والے بندے کی کوئی زندگی نہیں ویسے۔"

حماس نے سرد آہ کھینچی تھی۔ براق کا قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا۔

"بولا تھا سوچ لو۔"

براق نے گاڑی گھر کے اندر لے جاتے ہوئے کہا تو حماس نے لمبی سرد آہ بھری تھی۔

"مجھے مسلئہ نہیں ہے۔ لیکن آدھا پاکستان ہمیں جاسوس سمجھ لیتا ہے اور آدھا پاکستان ہمیں پولیس سمجھتا ہے۔"

حماس نے اپنا رونا رویا تھا۔ براق پھر سے ہنس دیا تھا۔

"چلو آؤ تمہیں کچھ اچھا کھلاتا ہوں اپنے ہاتھوں سے بنا کر۔"

براق نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی غرض سے کہا تھا۔

"بہت شکریہ آفر کا لیکن کھانا بن چکا ہے۔"

حماس نے اس کی آفر رد کی تھی اور دانتوں کی نمائش کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

براق بھی اس کی حرکت پر مسکراتا ہوا اندر بڑھ گیا تھا۔

سی آئی اے، پاکستان کی انٹیلیجنٹ ایجنسیز میں سے ایک ایجنسی تھی۔ آئی ایس آئی سے نیچے لیکن پولیس کی پوسٹ سے بہت اوپر۔ ان کے ذمے لگے کیس خفیہ بھی ہو سکتے تھے اور عوام کی نگاہوں میں بھی۔ لیکن پھر بھی سی آئی اے کے بندے کی پہنچ پولیس سے زیادہ تھی۔ حماس سی آئی اے آفیسر تھا اور اپنے مشنز پر زیادہ تر خفیہ طور پر کام کرتا تھا۔

نہ جی بھر کے دیکھا نہ کچھ بات کی
بڑی آرزو تھی ملاقات کی

میں چپ تھا تو چلتی ہوا رک گئی
زباں سب سمجھتے ہیں جذبات کی

==========

مصفرہ کیس پر پورے دل ودماغ سے کام کررہی تھی۔زویا کا کیس دن بہ دن مشکل ہوتا جارہا تھا۔وہ جیسے ہی سمجھتی تھی کہ وہ کیس سلجھانے کے قریب ہے ویسے ہی کوئی نیا کردار آجاتا تھا وہ کیس کو مزید الجھا دیتا تھا۔مصفرہ کو دوبارہ اس انجان انسان کی طرف سے کوئی میسج نہیں آیا تھا نہ اس نے دوبارہ خود رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔فلوقت وہ رمشہ کو بلیک میل کرنے کے لیے کوئی چیز ڈھونڈ رہی تھی جب زویا کے موبائل میں سے اسے رمشہ کی ایک تصویر ملی تھی جس میں وہ منہ کھولے

ہوئے سو رہی تھی۔ وہ تصویر کسی ٹرپ کی تھی۔ جس میں رمشہ کا منہ ادھ کھلا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور میک اپ خراب ہو کر آنکھوں کے نیچے پھیلا ہوا تھا۔ لپ اسٹک پھیلی ہوئی تھی۔ ایک سیکنڈ کے لیے تو مصفرہ اسے پہچان نہیں سکی۔ یہ تصویر زویا کے پرائیویٹ البم میں پڑی تھی۔ مصفرہ ہنس دی تھی۔ اور اس تصویر کو اپنے ں مبر پر بھیجتی، وہاں سے رمشہ کو بھیج چکی تھی۔ نیچے اس نے اگلے دن ملنے کے لیے وقت اور پتہ دیا تھا۔

"Yessss"

وہ خود کو شاباشی دیتی کچن میں آگئی تھی اور اپنے لیے کچھ کھانے کا بنانے لگی تھی۔ کھانے کے لیے کچھ اچھا سا بنا کر وہ کھاتی ہوئی موبائل چلانے لگی تھی۔ کچھ دیر انسٹا سکرول کرنے کے بعد دوبارہ سے سارے گھر میں نظر دوڑاتی اپنے ڈیٹیکٹو کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اس کے پاس اور کوئی مصروفیت نہیں تھی تو وہ کسی اور کیس کو مکمل کرنے لگی۔ یونہی رات سرکی تھی اور مصفرہ رات کے آدھے پہر اپنے کمرے میں آکر نیند کے آغوش میں چلی گئی تھی۔

===========

حماس اور براق ایک ساتھ چلتے ہوئے اپنی ضرورت کی چیزیں ارد گرد ڈھونڈ رہے تھے۔ شیلف پر اپنی مطلوبہ شہ تلاش کرتے ہوئے وہ اپنی اپنی دنیا میں مگن بھی تھے۔ جانی پہچانی آواز پر براق مڑا تھا۔ وہاں وہ ایک کونے میں کھڑی تھی۔ وہاں موجود ورکر پر وہ غصہ کر رہی تھی اور براق کو اس پل محسوس ہوا کہ لاہور بہت چھوٹا ہو گیا ہے۔ لیکن اسے مصفرہ سے ایسی بدتمیزی کی امید نہیں تھی۔ امید؟؟؟ براق مرزا کسی سے امید رکھتا تھا؟؟ یہ کب ہوا؟؟ اس نے اپنا ذھن جھٹکا تھا۔

خیر اسے مصفرہ کا لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔ وہ اپنی چیزیں پوری کرتا جب کاؤنٹر کی جانب بڑھا تو وہیں ایک طرف مصفرہ کے ساتھ مال کا منیجر کھڑا معذرت کر رہا تھا۔ مصفرہ نے سرد مہری سے گردن ہلائی تھی اور کچھ کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔ اسے اس کا انداز ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ وہ حماس اور اس کی چیزوں کا بل پے کرتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا۔

دوسری جانب مصفرہ کا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔جب وہ اپنی مطلوبہ اشیاء کے لیے مال میں گھوم رہی تھی تو اسی پورشن میں ایک بوڑھی خاتون بھی موجود تھیں،جو شاید کچھ تلاش کر رہی تھیں اور انہوں نے مال کے کسی ورکر سے اس چیز کے بارے میں پوچھا تو وہ کچھ بد تمیزی سے بولا تھا جس پر مصفرہ آگے بڑھی تھی اور بزرگ خاتون کو ان کی مطلوبہ شہ ڈھونڈ کر دینے لگی تھی۔خاتون نے اپنی مطلوبہ شہ حاصل کر کے مصفرہ کا شکریہ ادا کیا تھا اور اسے دعائیں دیتی آگے بڑھ گئی تھیں لیکن مصفرہ کی نظریں اس ورکر پر تھیں جو اپنا کام بھی ٹھیک سے نہیں کر رہا تھا۔ پہلے مصفرہ نے اسے اس کے حال پر چھوڑنے کا سوچا تھا لیکن جب کچھ دیر بعد اس نے کسی اور پورشن میں اسی ورکر کو بد تمیزی سے بولتے دیکھا تو وہ خاموش نہیں رہی۔وہ اس سے بات کرنے پہنچ چکی تھی۔

"تمہارا کام یہاں لوگوں کی مدد کرنا ہے نا کہ ان کے ساتھ بد تمیزی کرنا۔"

مصفرہ کی بات پر وہ ورکر اسے گھورنے لگا تھا۔

"بی بی اپنے کام سے کام رکھو۔میں بہتر جانتا ہوں مجھے اپنا کام کیسے کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

مصفرہ اس کے لہجے پر تلملائی تھی۔

"تمہاری انتظامیہ ہی تمہیں بتائے گی کہ کام کیسے کرتے ہیں۔"

یہی وہ منظر تھا جو براق کے ذہن میں اس کا برا تاثر چھوڑ گیا تھا۔ مصفرہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہاں کا مینیجر اس سے ورکر کے ان پروفیشنل رویے پر معذرت کر رہا تھا لیکن اس کا موڈ برباد ہو چکا تھا جس پر وہ فقط سرد مہری سے سر ہلا کر آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ گہری سانس ہوا کے سپرد کرتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر پارکنگ میں کھڑے اس شخص پر گئی تھی جو گاڑی کا پچھلا دروازہ بند کیے اب فرنٹ سیٹ پر بیٹھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ماسک تھا اور وہ بھورے رنگ کے سویٹر کے ساتھ سیاہ رنگ کی پینٹ پہنے ہوئے تھا۔ ماتھے پر گھنگرالے بال بکھرے تھے لیکن وہ اسے پہچان گئی تھی۔ اس کی گہری آنکھوں سے۔ جو بیس قدم کے فاصلے سے بھی اسے پر کشش لگی تھیں اور کچھ خوفزدہ بھی۔ اس کے ساتھ ایک اور لڑکا موجود تھا جو اب فرنٹ سیٹ پر بیٹھ رہا تھا لیکن ساتھ ہی وہ براق سے کچھ کہہ بھی رہا تھا۔ حماس نے خود پر کسی کی

نگاہیں محسوس کی تو سامنے کی جانب دیکھا جہاں وہ کھڑی تھی۔ تبھی مصفرہ نے دیکھا کہ دوسرے شخص کی آنکھیں سبز ہیں۔ کانچ جیسی سبز لیکن خوبصورت۔ ہلکی سبز۔ براق اب ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا لیکن حماس کو خاموش دیکھ کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں اسے وہ نظر آئی جو پہلے حماس کو دیکھ رہی تھی اور پھر اسے دیکھ کر وہ چند لمحے رکی تھی لیکن دو پل ہی گزرے تھے کہ اس کے قدم پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔ براق کی نظروں نے اس کا تعاقب کیا تھا۔اس کی سرمئی آنکھوں نے اسے مکمل طور پر جیسے جذب کرنا چاہا تھا جس نے سیاہ رنگ کی کارگو پینٹ کے ساتھ سرمئی رنگ کا سویٹر پہن رکھا تھا، ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ تھا اور گلے میں سلور کلر کی باریک نازک چین تھی۔ بالوں کی دو سرخ لٹیں آج آوارہ تھیں اور بال آدھ کھلے تھے۔

"تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟"

حماس نے پوچھا تو براق چونکا تھا اور سیٹ بیلٹ لگاتا گاڑی سٹارٹ کر گیا تھا۔

"تمھیں ایسا کیوں لگا؟"

www.novelsclubb.com

براق نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔

"اس لڑکی نے رک کر بغور تمہیں دیکھا تھا اور پھر تمہاری آنکھوں میں بھی شناسائی کی رمق محسوس ہوئی تھی۔"

حماس نے بھی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاسپٹل میں دیکھا ہو گا شاید۔"

وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا کر آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بول گیا تھا۔ حماس بھی خاموشی سے سر ہلا گیا۔ اس کا بھائی کہہ رہا تھا تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ لیکن وہ پہچان چکا تھا کہ یہ ریسٹورنٹ والی لڑکی ہی ہے۔ نا جانے اس کا بھائی اسے اتنے غور سے کیوں دیکھتا ہے۔ خیر اسے کیا۔

==============

مصفرہ مال سے نکل کر گاڑی میں بیٹھتی ایک ہوٹل میں آئی تھی جہاں رمشہ بے چینی اور بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ یہ تصویر دیکھنے کے بعد سے ہی

پریشان تھی۔ مصفرہ پرنٹ کی ہوئی تصویر کو اس کے سامنے رکھتی ہوئی ٹیبل پر بیگ رکھتی سامنے والی کرسی پر آ بیٹھی تھی۔

"تو پھر لڑکی! تمہیں یہ تصویر کیسی لگی؟؟؟"

مصفرہ نے جلی مسکراہٹ اسے پیش کرتے ہوئے بولا تھا۔

"آپ نے مجھے یہ کس مقصد کے تحت بھیجی ہے؟ میں نے آپ کو منع کیا تھا کہ مجھے دوبارہ کبھی ٹیکسٹ مت کرنا۔"

رمشہ کا انداز پریشان کن تھا۔ اسے سچ میں اپنی امیج خراب ہونے کا ڈر تھا۔ اس سوچ پر مصفرہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"پھر بات شروع کرتے ہیں، تم اس پتے کے بارے میں کیا جانتی ہو؟"

مصفرہ نے موبائل کی سکرین آگے رکھتے ہوئے پارٹی کا ایڈریس اسے دکھایا تھا۔

لیکن رمشہ نے اس کا سوال نظرانداز کر دیا تھا۔ اسے اپنی تصویر کی فکر تھی۔ اس نے تصویر پر انگلی رکھی اور کہنے لگی۔

"آپ اس کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتیں!!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مصفرہ اس کی بات پر مسکرادی تھی۔

"اور تمہیں لگتا ہے تم مجھے ڈراسکتی ہو؟"

مصفرہ کی مسکراہٹ سمٹ کر اب سنجیدہ تاثرات آچکے تھے۔جو سرد اور خشک تھے۔رمشہ کچھ نہ بولی۔

"شاید مشک کو اس طرح کی چیز میں دلچسپی ہو۔"

مصفرہ نے تصویر اپنی جانب کھینچتے ہوئے جیسے اپنی رائے پیش کی تھی۔

"وہ بیوقوف اب مجھے بلیک میل کرے گا؟"

رمشہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا۔لیکن مصفرہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ اس کے پاس تم سے بدلہ لینے کی بہت سی وجوہات ہیں۔"

مصفرہ کی بات پر رمشہ کا گلہ خشک ہوا تھا۔وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔مشک اور رمشہ ایک دوسرے کو برداشت ہی کہاں کرتی تھیں۔

"آپ مجھے اس طرح ڈرا نہیں سکتیں۔"

رمشہ کا انداز سنجیدہ تھا۔

"ٹرائے می۔"

مصفرہ کا لہجہ سنجیدہ اور ٹھوس تھا۔چیلنجنگ بھی۔ جس پر رمشہ خاموش ہو گئی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ ڈرتے ہوئے کہنے لگی۔

"کیا آپ نے اسے تصویر بھیجی ہے؟"

مصفرہ اس کی بات پر خاموش رہی اور شیشے کے باہر لاہور کی بہتی سڑک کو دیکھنے لگی۔رمشہ اس کی خاموشی سے ڈر گئی۔

"مس؟"

"پہلے میرے سوالوں کا جواب دو۔"

مصفرہ کا انداز اب کی بار کچھ مزید خشک تھا۔رمشہ خاموش ہو گئی لیکن پھر کہنے لگی۔

"آپ کو یہ تصویر کس نے دی؟ یہ ناممکن ہے کہ آپ اسے خود سے حاصل کریں۔"

رمشہ کا انداز پریشان کن تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے جواب چاہیے رمشہ!!"

مصفرہ کا تلخ لہجہ سن کر رمشہ اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔اس سردی میں بھی اسے پسینہ آرہا تھا۔

"ٹھیک ہے.. ٹھیک ہے میں آپ کو سب کچھ بتادوں گی جو میں جانتی ہوں۔"

رمشہ کی بات پر مصفرہ نے بغیر کچھ کہے ایڈریس کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اس کے بارے میں واقعی بتانے کو کچھ خاص نہیں ہے۔یہ صرف پارٹی کے لیے منتخب کردہ جگہ تھی۔"

رمشہ نے پھر سے انجان بننے کی کوشش کی تھی۔

"تم وہ ہو جس نے پارٹی کے پاسز دیئے۔"

مصفرہ کا لہجہ اب بھی سنجیدہ ہی تھا۔

"نہیں! وہ میں تو نہیں تھی۔۔میرا اعتبار کریں."

اس نے رمشہ کی بات پر اپنی آنکھیں موندی تھیں اور اپنے اندر برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کیا تھا۔

"اوہ.. مجھے تم پر بھروسہ ہے۔تو وہ جگہ کس کی تھی؟"

مصفرہ نے جیسے اس بات سے اپنی جان چھڑائی تھی کیونکہ سچ تو وہ جانتی تھی اور مزید جھوٹ وہ سن نہیں سکتی تھی۔

"مجھے یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔میرا مطلب ہے...مجھے صرف جگہ کے بارے میں بتایا گیا تھا۔"

رمشہ کی جھوٹی صفائیاں سن کر مصفرہ کا دل چاہ رہا تھا وہ سامنے پڑا کافی کا مگ اس کے منہ پر الٹ دے۔لیکن اسے صبر سے کام لینا تھا۔

"تو تمہیں اس جگہ کے بارے میں کس نے بتایا؟"

اس سوال پر رمشہ گڑبڑائی تھی لیکن اپنی جھوٹی مسکراہٹ اسے پیش کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"زویا...ہاں اس نے مجھے مدعو کیا تھا۔"

"سیریسلی؟؟تم مزید کتنا جھوٹ بول سکتی ہو؟"

مصفرہ نے اپنی غصے سے لال ہوتی آنکھوں سے پوچھا تھا۔

"میرا یقین کریں.. میں جھوٹ کیوں بولوں گی؟"

رمشہ نے یقین دلانا چاہا تھا۔ جس پر مصفرہ نے اسے گھورا تھا کہ بس کردوں اب۔

"اہ.. وہ زوہیب تھا۔ وہ زوہیب کے انکل کا گھر تھا۔"

رمشہ اب کی بار مدعے پر آئی تھی۔

"یہ زوہیب کون ہے؟"

مصفرہ جانتے ہوئے بھی انجان بنی۔

"وہ ہماری یونی میں ہے اور میرا منگیتر بھی ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ اس کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔"

رمشہ نے اس کا دفاع کیا تھا۔

"کیا زوہیب کے پاس اس رات کے لیے کوئی الیبی (گواہی) ہے؟"

مصفرہ کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"ہاں وہ رات بھر میرے ساتھ تھا اور ہم لوگ پارٹی کے بعد بھی ایک ساتھ ہی تھے۔"

www.novelsclubb.com

رمشہ نے بغیر جھجکے بتایا تھا۔

"کیا اس کے انکل کو اس پارٹی کا علم تھا؟"

مصفرہ نے استفسار کیا تو رمشہ کندھے اچکا گئی۔

"انہوں نے یہ جگہ اسے تحفے میں دی تھی۔اس کی پچھلی سالگرہ پر۔انہیں واقعی اس کی پرواہ نہیں ہے کہ زوہیب اس کے ساتھ کیا کرتا ہے۔کیا آپ یقین کر سکتی ہیں؟میرا مطلب ہے کہ وہ بہت کمال ہیں۔ صحیح کہا نا؟"

رمشہ جیسے کسی فینٹسی مووی کا کوئی سین بتا رہی تھی اور مصفرہ جیسی حقیقت پسند بندی اس چیز سے بور ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے !مجھے زوہیب کا نمبر چاہیے۔"

مصفرہ کی بات پر وہ چونکی تھی۔

"مجھے اس بات کا فسوس ہے کہ میں مزید آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی!"

رمشہ نے نمبر دینے سے انکار کیا تھا۔

"رمشہ! تم جانتی ہو کہ یہاں کیا داؤ پر لگا ہوا ہے، ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

مصفرہ کا اشارہ اس کی تصویر کی جانب تھا۔

"نہیں میں سیریس ہوں۔ میں اس کا نمبر اس طرح نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس نے منع کیا ہوا ہے۔ وہ مجھ سے رشتہ توڑ دے گا۔ پلیز سمجھنے کی کوشش کریں۔ پلیز!!"

مصفرہ نے سر ہلا کر اسے جانے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ وہ مزید اس لڑکی کو برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔ رمشہ بھی اشارہ ملنے پر وہاں سے فوراً نکلی تھی کبھی دوبارہ نہ ملنے کا پختہ ارادہ کر کے۔ مصفرہ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی اور اس کے بعد وہ بھی اپنے طریقے سے نمبر ڈھونڈنے کا سوچ چکی تھی۔ کونسا کسی کا نمبر نکلوانا مشکل کام تھا اس کے لیے۔ لاہور کی گہما گہمی میں وہ خاموش سی اپنی گاڑی میں واپس گھر لوٹ رہی تھی۔ گھر؟؟ نہیں نہیں!! اپنے اپارٹمنٹ میں۔ کیونکہ گھر تو لوگوں سے ہوا کرتے ہیں اور وہ تو اکیلی تھی۔

نہ حریف جاں نہ شریک غم شب انتظار کوئی تو ہو

کسے بزم شوق میں لائیں ہم دل بے قرار کوئی تو ہو

کسے زندگی ہے عزیز اب کسے آرزوئے شب طرب
مگر اے نگار وفا طلب ترا اعتبار کوئی تو ہو

کہیں تار دامن گل ملے تو یہ مان لیں کہ چمن کھلے
کہ نشان فصل بہار کا سر شاخسار کوئی تو ہو

یہ اداس اداس سے بام و در یہ اجاڑ اجاڑ سی رہگزر
چلو ہم نہیں نہ سہی مگر سر کوئے یار کوئی تو ہو

یہ سکون جاں کی گھڑی ڈھلے تو چراغ دل ہی نہ بجھ چلے
وہ بلا سے ہو غم عشق یا غم روزگار کوئی تو ہو

سر مقتل شب آرزو رہے کچھ تو عشق کی آبرو
جو نہیں عدو تو فراز تو کہ نصیب دار کوئی تو ہو

==========

وہ معمول کے مطابق ہسپتال میں اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔ابھی وہ ہسپتال کے وارڈ کا چکر لگا کر آیا تھا۔چیزیں ویسی ہی چل رہی تھیں جیسی اس نے سوچی ہوئی تھیں۔ بس اسے وقت گزرنے کا انتظار تھا کہ وہ دوبارہ سے شہر خوشاب کا رخ کر سکے۔ انتظار سچ میں عجیب جذبہ ہوتا ہے۔آپ کو برا بھی لگتا ہے اور کبھی کبھار کچھ مواقع ایسے آتے ہیں کہ وہ انتظار رحمت بھی لگتا ہے۔

انتظار نام کا ہو، شام کا ہو یا کسی کام کا۔انتظار سزا لگتا ہے
انتظار صبح کا ہو، زوال کا ہو یا غروب آفتاب کا۔انتظار سزا لگتا ہے

==========

مصفرہ دن بہ دن کیس میں آگے بڑھ رہی تھی۔ایک نئی پہیلی کو سلجھاتے ہوئے۔ آج جب وہ صبح اٹھی تو اسی انجان نمبر سے اسے کال آئی تھی۔

"Weirdo"

اس شخص نے بغیر کچھ کہے اس کا فون واپس بند کر دیا تھا۔وہ شاید صرف اسے اٹھانے کے لیے فون کیا گیا تھا۔اس نے دیکھا تو سکرین پر میسج جگمگا رہا تھا۔

"Receive your parcel from downstairs."

مصفرہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔

Downstairs??

وہ کیسے جانتا ہے کہ اس کا کمرہ دوسری منزل پر ہے؟؟اس کی ساری نیند کی خماری کہیں دور سوئی تھی۔وہ مکمل ہوش میں آتی فریش ہونے کے لیے واشروم میں گسھی تھی اور آرام دہ کپڑوں میں ملبوس ہوتی باہر نکلی تھی۔دروازے کے باہر ہی ایک پارسل پڑا تھا۔اس بار اس پر کوئی پرچی نہیں لگی تھی لیکن مصفرہ جانتی تھی وہ اس کے لیے ہی ہے۔وہ پارسل اٹھاتی دروازہ اچھے سے لاک کرتی ڈیٹیکٹو کمرے میں آبیٹھی تھی۔کرسی پر دونوں پاؤں اوپر چڑھاتی وہ تجسس سے بھرپور نگاہوں سے اسے ٹیبل پر پڑے ڈبے کو دیکھ رہی تھی۔اس نے گہری سانس بھری تھی اور

ڈبہ کھولا تھا۔ پورا ڈبہ خالی تھا سوائے ایک لفافے کے۔اس نے آنکھیں گھمائی تھیں لیکن پھر لفافہ کھولا تو اس میں دو کاغذ باہر نکلے تھے۔ایک زویا کی تصویر تھی جس کی پشت تھی اور وہ کسی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔ گاڑی کا نمبر بھی واضح طور پر موجود تھا۔زویا کے کپڑوں کی وجہ سے وہ جان گئی تھی کہ یہ گمشدگی کی رات کی تصویر ہے۔وہ چونک کر سیدھی ہوئی تھی اور دوسرے کاغذ کو دیکھنے لگی تھی جو کوڑا تھا۔ مصفرہ نے اپنا ٹیبل لیمپ جلایا تھا اور اس کے نیچے کیا تھا لیکن کچھ نظر نہ آیا۔ پھر وہ اٹھ کر ایک کیمیکل لائی تھی جو پانی کے جیسا تھا لیکن جیسے ہی وہ کاغذ پر پڑا،اس پر لکھے الفاظ واضح ہونے لگے۔اس پر کوئی نمبر لکھا تھا اور کوئی نام بھی تھا۔

مصفرہ نے اسے ایک طرف رکھا تھا اور گاڑی کی نمبر پلیٹ سے وہ گاڑی کس کی ملکیت تھی یہ پتا کروایا تھا۔اس کے بعد اس نے چٹ پر موجود نام پڑھا تھا جو سیم تھے۔ مصفرہ جان گئی کہ یہ ڈرائیور کا نام اور نمبر تھا۔اس نے وہ نمبر ٹریس کروایا تھا اور پھر بغیر کچھ سوچے سمجھے اس لوکیشن پر پہنچی تھی جہاں وہ نمبر بتا رہا تھا۔وہ کسی پارک کی لوکیشن تھی جہاں وہ اویس نامی لڑکا اپنی کسی دوست کے ساتھ بیٹھا تھا۔

آمنے سامنے کرسیاں لگی ہوئی تھیں اور درمیان میں ٹیبل تھا۔ماحول پر سکون تھا کیونکہ شام ہونے والی تھی اور بچے اپنے گھروں کو لپک گئے تھے۔ویسے بھی وہ سب سے سنسان جگہ پر بیٹھا تھا کیونکہ زیادہ تر گناہ تنہائی اور سنسان جگہوں پر ہی ہوتے ہیں۔وہ تیسری کرسی پر جاکر بیٹھی تو دونوں اسے اچنبے سے دیکھنے لگے۔

مصفرہ نے اپنا تعارف کروایا تھا۔

"ہائے اویس۔میں ایک پرائیویٹ ڈیٹیکٹو وہوں۔میں زویا کے کیس کی تحقیقات کررہی ہوں۔کچھ دیر اکیلے میں بات ہوسکتی ہے؟"

مصفرہ نے شائستگی کے ساتھ ساتھ سنجیدگی سے کہا تھا۔اس کی بات سنتی وہ لڑکی خاموشی سے اٹھ گئی تھی۔

"اوکے اویس میں چلتی ہوں۔ویسے بھی شام ہوگئی ہے،مجھے چلنا چاہیے۔"

وہ لڑکی مسکراکر کہتی ہوئی اویس کو خداحافظ کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔وہ پوری طرح مصفرہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"زویا قریشی؟"

www.novelsclubb.com

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں، کیا تم کسی اور زویا کو جانتے ہو؟"

مصفرہ کا لہجہ کچھ طنزیہ تھا۔

"وہ صرف میری کلاس فیلو تھی۔ ہماری زیادہ بات چیت نہیں ہوئی کبھی۔"

"تم لوگ اس رات بھی ملے تھے جس رات وہ غائب ہوئی تھی۔ ہے نا؟"

مصفرہ نے استفسار کیا تھا۔اویس نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری تھی۔ شہر لاہور کی دم توڑتی سردی بھی غروبِ آفتاب کے وقت تازہ ہونے لگتی تھی۔

"کیا آپ کو شک ہے کہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے؟"

اویس کچھ سہم کر بولا تھا۔ مصفرہ کا سنجیدہ لہجہ اسے ڈرا رہا تھا۔اور اس کا یوں ڈرنا مصفرہ کی چھٹی حس کو جگا رہا تھا کہ کچھ غلط ہے۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے چند سوالوں کے جواب دو۔"

اس نے اپنے آنے کا مدعہ پیش کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوال... میں آپ کے سوالات کا جواب کیوں دوں؟ میں آپ سے خوفزدہ نہیں ہوں۔"

مصفرہ اس کی بات پر ہلکا سا ہنسی تھی۔ وہ اس سے کتنا خوفزدہ تھا وہ سمجھ رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں کہ وہ تمہاری گاڑی میں بیٹھی تھی۔"

"میرا اس سب میں کسی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ہم نے زیادہ بات بھی نہیں کی تھی۔"

پرندوں کی چڑچڑانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔

شام ڈھل رہی تھی۔ ایسے میں وہ دونوں نفوس پارک میں کھلی فضا میں درختوں تلے ان کرسیوں پر بیٹھے بات کر رہے تھے۔

"تم اس بارے میں کیا کہنا چاہو گے؟؟؟"

مصفرہ نے وہی تصویر اس کے آگے بڑھائی جو اسے آج صبح موصول ہوئی تھی۔

"آپ کو یہ کس نے دی؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن نہیں۔"

اویس پریشانی میں ہنستے ہوئے بولا تھا۔ جیسے اپنی حیرت چھپا رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"Drop the act now !!”

مصفرہ نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے بولا تو اویس نے مدھم ہوتی روشنی میں اسے دیکھا تھا جو انتہائی سنجیدہ تھی۔

"لیکن اس کے لاپتہ ہونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔میں نے اسے اپنی کار میں بلایا صرف اس کی مدد کے لیے۔

وہ اس رات سڑک پر اکیلی بیٹھی تھی۔میں نے دیکھا کہ وہ پریشان تھی اور میں نے اس کی مدد کرنا چاہی تھی۔"

اویس کی بات پر اس نے ایسا تاثر دیا تھا کہ ہو گیا تمہارا؟

"سیدھی طرح بولنا شروع کرو ورنہ میرے پاس جو طریقے ہیں وہ ہرگز تمہیں پسند نہیں آئیں گے۔"

مصفرہ نے سرد لہجے کو مزید سرد بناتے ہوئے بولا تھا۔اویس نے سر جھکا کر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے تھے۔

"میں اسے ہمیشہ سے پسند کرتا تھا۔تو میرے دل میں اس کے لیے نرم جگہ تھی۔اس لیے میں مدد کرنا چاہتا تھا۔"

اویس نے دھیمے لہجے میں بولا تھا۔

"وہ کیوں پریشان تھی؟"

مصفرہ نے اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"موسیٰ..اس کا فیانسے۔مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا...لیکن،میں نے سنا ہے کہ ان کی کسی بات پر بہت بری بحث ہوئی تھی۔تو میں نے اسے اس رات اکیلا پایا،اور میں نے سوچا کہ میں اس کی کچھ مدد کر سکتا ہوں۔"

اویس کا سر ابھی تک جھکا ہوا تھا۔وہ نظریں چرا رہا تھا۔

"اور تم نے کس طرح کی مدد کی؟"

مصفرہ کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"میں صرف اسے اموشنل سپورٹ فراہم کرنا چاہتا تھا۔میں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے اور اسے کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔"

اویس نے جھجکتے ہوئے بولا تھا۔

"اور تمہیں کس چیز نے یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ وہ واقعی تمہارے سامنے کھل جائے گی؟"

مصفرہ واقعی جاننا چاہتی تھی۔

"اس نے اپنے اور موسی کے تعلقات کے بارے میں تھوڑا سا بتایا تھا۔ کہ وہ اسے بہت پسند کرتی تھی لیکن حال ہی میں موسی کا رویہ اس کے ارد گرد بہت بدل گیا ہے اور وہ اب ویسا نہیں رہا جیسا وہ اسے سمجھتی تھی۔ بس یہی بات ہوئی اور پھر وہ چلی گئی۔"

"بس اتنا اور وہ چلی گئی؟"

مصفرہ نے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔

"میں آپ کو وہی بتا رہا ہوں جو ہوا تھا۔"

"میں پوری سچائی جاننا چاہتی ہوں اویس۔ میرے ساتھ گڑ بڑ مت کرو۔ بہت پچھتاؤ گے۔"

مصفرہ کا لہجہ دھمکی آمیز تھا۔

"کیا میں آپ کو مجھ پر یقین کرنے کے لئے کیا کہہ سکتا ہوں؟"

اویس نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اندازہ نہیں ہو گا کہ اگر وہ تصویر سامنے آتی ہے تو تمہارے ساتھ کیا کیا ہو سکتا ہے۔یقین کرو کہ اکیلی تصویر تمہیں اور تمہارے مستقبل کو مکمل طور پر برباد کر سکتی ہے۔"

مصفرہ نے وہ تصویر ایک بار پھر اس کے سامنے لہرائی تھی۔اویس کی سانسیں حلق میں اٹکی تھیں۔

"نہیں نہیں نہیں...رکیں...میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیا ہوا...

میں واقعی میں اسے پسند کرتا تھا، لیکن اس کا موسی کے ساتھ رشتہ ہو گیا...اس بات نے پہلے تو میرا دل توڑ دیا لیکن..جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہے تو میں نے سوچا کہ مجھے ایک بار کوشش کرنی چاہیے اور۔۔۔۔"

اویس لمبے لمبے وقفوں کے بعد اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔

"اور؟"

مصفرہ نے اسے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ایک سکینڈ کے لیے جب میں نے اس کے ہاتھ پکڑے تھے تو اسے اموشنل سپورٹ دینے کی نیت سے پکڑے تھے لیکن اس رات کے اندھیرے میں میں شیطانی سوچوں میں گرفتار ہو گیا اور اس کی موجودگی کا غلط استعمال کرنے کی کوشش کی۔"

اویس نے مدھم لہجے میں اپنا جرم قبول کیا تھا۔ مصفرہ کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلی تھیں۔

"پلیز...اویس رک جاؤ۔ مزید مت بولنا۔"

وہ لبوں پر ہاتھ رکھے اس چیز کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"مجھے اپنی غلطی کا جلد ہی احساس ہو گیا تھا۔۔۔ میں نے معذرت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجھے تھپڑ مار کر وہاں سے چلی گئی۔"

اویس کی گردن شرمندگی سے جھکی ہوئی تھی۔

"مجھے خوشی ہے کہ اس نے ایسا کیا۔ تم اسی چیز کے مستحق تھے۔"

مصفرہ نے کاٹ دار لہجے میں بولا تھا۔

"مجھے اپنی حرکت پر شرمندگی ہے۔۔۔ آپ پلیز اس تصویر کو کسی کے ساتھ شیئر نہ کریئے گا۔"

اویس نے منت کی تھی۔ مصفرہ اب اپنے شاک کے فیز سے نکل کر دوبارہ سے نارمل ہونے کی کوشش میں تھی۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں کوئی اندازہ ہے کہ یہ تصویر کس نے کلک کی ہے؟"

مصفرہ کی بات پر اویس نے اپنے کندھے اچکائے تھے۔

"مجھے کیسے پتہ چلے گا... کسی نے مجھے فریم کرنے کے لیے ایسا کیا ہو گا۔"

اویس کے تاثرات انجان تھے۔ مصفرہ نے ٹاپک بدلا تھا۔

"کیا تم ذوہیب کو جانتے ہو؟"

مصفرہ کا رخ اب رمشہ کے فیانسے کی جانب تھا۔

"ہاں، وہ فٹ بال ٹیم کا حصہ ہے ہماری یونی میں۔ لیکن ہماری کبھی زیادہ بات چیت نہیں ہوئی۔"

"کیا تم مجھے کسی طرح اس کا نمبر لا کر دے سکتے ہو؟"

"میرا نہیں خیال۔ ہو سکتا ہے کہ آپ یہ کام اس کی منگیتر رمشہ سے کروا سکیں۔ وہ ذوہیب کی سب سے قریبی دوست بھی ہے۔"

اویس نے اپنی رائے پیش کی تھی۔

"ٹھیک ہے، پھر کیا تم رمشہ کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"

"اس کی اپنی ایک کلاتھنگ برینڈ ہے جس کی میلز وہ ہر دوسرے دن ہر ایک کو بھیجتی رہتی ہے۔"

اویس جیسے اس کی اس حرکت سے بہت تنگ تھا۔ مصفرہ نے ابرو آچکائے۔

"یونی کے فرسٹ ائیر کی لڑکی کی اپنی کلاتھنگ برینڈ کیسے ہو سکتی ہے؟"

مصفرہ نے عجیب لہجے میں استفسار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کافی امیر ہے اور ویسے بھی اس کی بہت بڑی فین فالو نگ ہے۔ان جیسے لوگوں کے لیے کوئی برینڈ لانچ کرنا مشکل کام نہیں ہے۔"

اویس نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔کچھ حسد اور کچھ ستائش کے ساتھ۔

"ٹھیک ہے... کیا کچھ اور ہے جو تم جانتے ہو؟"

مصفرہ کی بات پر وہ سوچنے لگا تھا۔

"وہ ہر جمعہ کو کسی بھی ریسٹورنٹ میں اکٹھے ہوتی ہے اور اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ وقت گزارتی ہے۔"

مصفرہ نے اس کی بات پر سر ہلا دیا تھا۔اور اٹھنے کی تیاری کرنے لگی تھی۔

"مجھے امید ہے کہ یہ تصویر سامنے نہیں آئے گی۔"

اویس نے ڈرتے ہوئے بولا تھا۔

"اویس میں تمہیں مشورہ دوں گی کہ کبھی بھی جذباتی طور پر کمزور شخص کا فائدہ مت اٹھانا۔ہمیں نہیں معلوم ہوتا کہ انسان اپنے اندر کتنی جنگیں لڑ رہا ہوتا ہے اس

www.novelsclubb.com

لیے لوگوں سے نرمی سے پیش آیا کرو اور دوسروں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھانا بہت گری ہوئی حرکت ہے۔"

مصفرہ کا لہجہ سمجھانے والا تھا۔ وہ لڑکا اچھا تھا لیکن نہ سمجھ تھا۔

"میرا یقین کریں آپ، میں ایک اچھا آدمی بنوں گا۔ ایسا کبھی نہیں۔ ہوگا دوبارہ۔ بہت شکریہ آپ کا۔"

اس نے کچھ شرمندگی اور کچھ احترام سے کہا تھا۔ مصفرہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اور چہچہاتے پرندے بھی اپنے گھروں میں دبک کر بیٹھ گئے۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور اب ویرانیاں ہی بچی تھیں جو ہر سمت پھیلا گئی تھیں۔ اندھیرے کے ساتھ ساتھ ویرانیاں بھی شہر لاہور میں پھیل چکی تھیں۔

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو، کوئی شام گھر بھی رہا کرو
وہ غزل کی سچی کتاب ہے اسے چپکے چپکے پڑھا کرو

www.novelsclubb.com

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے ذرا فاصلے سے ملا کرو

============

www.novelsclubb.com